

اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

باستھ وال اجلاس (پہلی نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 31 جنوری 2023ء، بروز منگل بہ طلاق 08 / رب جب المجب 1444ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلادت قرآن پاک و ترجمہ۔	03
2	اجلاس کے چیئر پرنسپل کا اعلان۔	04
3	دعائے مغفرت۔	04
4	رخصت کی درخواستیں۔	21
5	مدتی قرارداد مجانب: جناب اصغر علی ترین، رکن صوبائی اسمبلی۔	22
6	مدتی قرارداد مجانب: جناب خلیل جارج، رکن صوبائی اسمبلی۔	23
7	گورنر بلوچستان کا حکم نامہ۔	35

ایوان کے عہدیدار

سردار بابر خان موسیٰ خیل ----- قائم مقام اسپیکر

ایوان کے افسران

جناب طاہر شاہ کا کڑ ----- سیکرٹری اسمبلی

جناب عبد الرحمن ----- اپیشل سیکرٹری (قانون سازی)

جناب ظفر لانگو ----- سنئرر پورٹر

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 13 جنوری 2023ء بروز منگل بہ طابق 08، رجب المرجب 1444ھ، بوقت شام 04 بجکر 20 منٹ پر زیر صدارت سردار بابرخان موسیٰ خیل، قائم مقام اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ از حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓعٰادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلٰىٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْطُطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ طِإِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ط
إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ هِ وَأَنْبِيُوا إِلٰي رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلٍ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ
لَا تُنْصَرُونَ هِ وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنْزَلَ إِلٰيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلٍ أَنْ يَأْتِيَكُمُ
الْعَذَابُ بَعْتَدًا وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ هِ

﴿پارہ نمبر ۲۲۔ سورۃ الرُّم آیات نمبر ۵۳ تا ۵۵﴾

ترجمہ: آپ کہہ دے اے بندوں میرے جنہوں نے زیادتی کی ہے اپنی جان پر آس مت توڑا اللہ کی مہربانی سے بیشک اللہ بخشنا ہے سب گناہ وہ جو ہے وہی ہے گناہ معاف کرنے والا مہربان۔ اور رجوع ہو جاؤ اپنے رب کی طرف اور اس کی حکم برداری کرو پہلے اس سے کہ آئے تم پر عذاب پھر کوئی تمہاری مدد کونہ آئے گا۔ اور چلو بہتر بات پر جو اتری تمہاری طرف تمہارے رب سے پہلے اس سے کہ پہنچتے تم پر عذاب اچاکنک اور تم کو خبر نہ ہو۔

وَمَا عَلَّمَنَا إِلَّا إِلَّا لِبَلَاغٌ

جناب قائم مقام اسپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں بلوجستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجح یہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت روای اجلاس کے لیے ذیل اراکین اسمبلی کو پہلی آف چیئرمین کے لیے نامزد کرتا ہوں:

- ۱۔ جناب قادر علی نائل۔
- ۲۔ جناب اصغر خان ترین۔
- ۳۔ جناب اصغر خان اچزنی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ملک نعیم صاحب آپ بات کریں۔

ملک نعیم خان بازی (وزیر مال و ٹرانسپورٹ): شکریہ اسپیکر صاحب۔ لسیلہ کوچ حادثہ میں جوشہید ہوئے ہیں۔ پشاور بم دھماکے میں جوشہید ہوئے ہیں اور کوہاٹ میں کشتی ڈوبنے سے بچوں کی شہادت ہوئی ہے ان سب کے لیے فاتح خوانی کی جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی خلیل۔

جناب خلیل جارج بھٹو: جناب اسپیکر صاحب! میں بھی اسی پربات کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ نے قرارداد پر بات کرنی ہے۔ اچھا point of order پر۔ مولانا صاحب! یہ جو حادثہ ہوا ہے بس حادثہ اور پشاور میں جو ایک بہت افسوس ناک واقعہ ہوا اور کوہاٹ میں کشتی کا واقعہ ہوا ہے ان سب کے لیے دعا مغفرت پڑھے۔

(دعا مغفرت کی گئی)

جناب قائم مقام اسپیکر: خلیل جارج پونٹ آف آرڈر پر مختصر بات کریں پھر کارروائی کی طرف آتے ہیں۔

جناب خلیل جارج بھٹو: جی سر۔ شکریہ جناب اسپیکر شروع کرتا ہوں خداوند یسوع مسیح کے بابرکت نام سے جناب اسپیکر! گز شستہ روز لسیلہ کے فریب جود دنَا ک واقعہ پیش آیا ہے جس میں اکتا لیس قبیل جانوں کا غیاب ہوا ہے ہر آنکھ اشک بار ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کوئی کراچی روڈ جو Already بن رہی ہے اس کو ہنگامی بنیادوں پر شروع کیا جائے اور اسکے علاوہ ہنگامی بنیادوں پر جب تک یہ روڈ نہیں بنتی موڑوے پولیس کو تعینات کیا جائے تاکہ جو تیز رفتاری سے ایسے حادثات ہو رہے ہیں موڑوے پولیس انشور کرے کہ تیز رفتاری کو روکا جائے تاکہ ایسے واقعات پیش نہ آئیں۔ جناب اسپیکر صاحب! اس روڈ پر معمول کے حادثات ہوتے رہتے ہیں یا آج کی بات نہیں اس سے پہلے بھی اور ہم کوچ ڈرائیوروں پر کوئی چیک اینڈ بیلنس نہیں رکھتے اور ابھی میں راستے میں آ رہا تھا تو کراچی کوئی روڈ پر بھی بھی حال ہے، اسلام آباد کوئی روڈ پر بھی بھی حال ہے اور لا ہور کوئی روڈ پر بھی بھی حال ہے کہ کوچ والوں نے

اس قدر تیز لامٹس لگائی ہوتی ہیں کہ اگلے بندے کو پتہ نہیں چلتا اور کوئی گاڑی کھائی میں گرجاتی ہے اور کوئی ایکسٹرینٹ ہو جاتا ہے۔ یہ ایوان اس چیز کو انشور کرے کہ موڑوے پولیس ان علاقوں میں تعینات کی جائے تاکہ جب تک یہ روڈ ڈبل نہیں ہوتی، ان روڈز میں گولا بیاں ہیں آپ کو پتہ ہے ہمارا پہاڑی علاقہ ہے اس میں سپیڈ لگ ہی نہیں سکتی۔ آج وہ اکتا لیس جانیں اس سے پہلے کافی لوگ حادثات کی نذر ہو چکے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ جب تک یہ دور ویہ نہیں بنتی۔ یہ ایوان اور آپ کی طرف سے رونگ جانی چاہیے کہ وفاقی حکومت ہنگامی بنیادوں پر روڈ کی تعمیر کو شروع کرے کوئٹہ روڈ بھی اسی طرح پڑی ہوئی ہے اور یہ ساری چیزیں ابھی 75 سال گزر چکے ہیں جناب اسپیکر صاحب! ابھی ان چیزوں کو بلوچستان کی طرف وفاقی حکومت کو توجہ دینی پڑے گی۔ ہم نے بھی بہت سفر کیا 75 سال میں ہم سفر ہی کرتے آرئے ہیں اپنے علاقوں میں اب جب ہم پنجاب میں جاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ چھوٹے علاقوں میں، میں مظفر گڑھ سے جا رہا تھا تو دور ویہ روڈ تھی۔ جناب اسپیکر! خدار یہ ایوان متفقہ طور پر کوئٹہ کراچی روڈ اور یہ دیگر روڈ جو بن رہی ہیں اس کو جلد از جلد مکمل کرنے کا مطالبہ کریں اور ٹریفک کے نظام کو تھیک کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ان حادثوں سے فیتمی جانوں کو بچایا جاسکے میں آپ کے وقت دینے کا شکر گزار ہوں۔

وزیر انسپورٹ: point of order جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اختر حسین لانگو۔ یہ سب بات کریں پھر بعد میں آپ منظر ہیں آپ بات کریں۔ سب کا جواب ایک ساتھ دیں جی اختر حسین لانگو۔ سب کو موقع ملے گا مجھے ٹائم دیں۔

میر اختر حسین لانگو: بہت شکر یہ جناب اسپیکر، جناب اسپیکر! میں ایک تو لسیلہ والا جو حادثہ ہوا ہے اس پر ہمیں انتہائی دکھ اور افسوس ہے اور ہم اس کی مذمت بھی کرتے ہیں اور پشاور والے واقعہ کی بھی ہم پر زور مذمت کرتے ہیں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے۔ جناب والا! اس روڈ کا جیسے خلیل بھائی نے کہا کہ اس روڈ کو دور ویہ بنانا انتہائی ضروری ہے منسٹر انسپورٹ میٹھے ہوئے ہیں اس کے علاوہ جناب والا! جو یہ کوچ ڈرائیورز ہیں انکے لائنمن اور ان پر چیک ہونا چاہیے کیونکہ ہم اس روڈ پر سفر کرتے رہتے ہیں جس لاپرواٹی کے ساتھ یہ لوگ ڈرائیورز کرتے ہیں اور جس طرح انکے پاس غیر تجربہ کار ڈرائیورز اور بعض کے پاس تو لائنمن تک نہیں ہے وہ سو جاتے ہیں کنڈیکٹروں کے ہاتھ میں کوچ دیتے ہیں آپ road by road روڈ پر جو لوگ سفر کرتے ہیں میر یونس اور مکھی شام لال اکثر آتے جاتے ہیں۔ جس نے اس روڈ پر سفر کیا ہے ان کو پتہ ہے کہ کوچ والے کتنی غفلت اور لاپرواٹی سے گاڑی چلاتے ہیں۔ کوچ ماکان کو بھی بلا یا جائے اور ان کو بھی اس بات کا پابند کیا جائے کہ تجربہ کار اور کوایفارائیڈ ڈرائیورز کے ہاتھ میں یہ چالیس چالیس پچاس پچاس لوگوں کی زندگی دیں اس طرح لاپرواٹی سے نہ چلا کیں۔ دوسری بات جناب اسپیکر! ایک اہم ایشون ہے اس کا تعلق ہمارے

اس ہاؤس کے تقدس کے ساتھ ہے جناب والا! یہاں بائیس دسمبر کو میں نے ایک پوائنٹ ریز کیا تھا کہ بلوچستان گورنمنٹ کی جو گاڑیاں اس وقت صوبے سے باہر افران اپنے ساتھ لے کر گئے ہیں۔ چھبیس دسمبر کو آپ نے یہاں بائیس دسمبر کو رولنگ بھی دی تھی چیف سیکرٹری سے رپورٹ مانگی تھی، یہ لیٹر میرے پاس پڑا ہوا ہے چھبیس دسمبر کو یہ لیٹر یہاں سے چیف سیکرٹری کے پاس جا چکا ہے اور ابھی ڈیڑھ مہینہ ہونے کو ہے جناب والا! اس اسمبلی کے تقدس اور اس اسembly کی عزت کا اور privilege کا خیال رکھتے ہوئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں چیف سیکرٹری اگر اپنے آپ کو واسراۓ سمجھتا ہے کہ وہ بلوچستان میں بحیثیت ایک واسراۓ کی حکمرانی کے لئے آیا ہے تو میرے خیال سے یہ سوچ انکی انہائی غلط ہے وہ یہاں گورنمنٹ آف بلوچستان کے ملازم ہیں، وہ یہاں بلوچستان کے اس آزمیبل ہاؤس کو جواب دہ ہیں وہ اس ہاؤس کے ہر ممبر کو جواب دہ ہیں اور ہاؤس سے جو رولنگ آپ کی جاتی ہے اس chair کی تودہ پابند ہیں اس رولنگ کا جواب دینے کا۔ تو آج میں سمجھتا ہوں کہ اگر اسپیکر کی طرف سے privilege نہیں جاتا تو چونکہ میں نے یہ پوائنٹ ریز کیا تھا میں اس چیف سیکرٹری اور جتنے یہاں بیورو کریسی کے باقی ساتھی یہاں میں نے سوشن ولیفیر کا بھی ایک مسئلہ ریز کیا تھا جناب والا! اس کے بعد آپ نے سیکرٹری کو اپنے چیمبر میں بلا یا تھا پھر ہم نے اور آپ نے ان کو ایک سوالنامہ دیا تھا آج اس کو بھی تین مہینے ہونے کو ہیں اس سوالنامے کا جواب آج دن تک سوشن ولیفیر کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہمیں دوبارہ نہیں ملا۔ اس کا مطلب یہ ہے جناب والا! یا تو ہم اتنے کمزور ہو گئے ہیں یا تو یہ ہاؤس اتنا بے وقت اور بے قدر ہو گیا ہے کہ ہمارے --- (مداخلت) عارف جان چیف منستر کے خلاف کوئی رولنگ نہیں آئی تھی جس طرح آپ لوگوں کے دور میں ساڑھے تین سال میں آپ کے چیف منستر چلایا تھا اس کے خلاف تو ہم یہاں قراردادیں بھی لیکر آئے باتیں بھی لیکر آئے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: لانگو صاحب! chair کو address کریں عارف جان حسنی صاحب بیٹھ کر بات کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

میر اختر حسین لانگو: آپ مہربانی کر لیں مجھے اپنی بات complete کرنے دیں آپ کے چیف منستر کے حوالے سے اور آپ کے دور بھی بہت ساری چیزیں ہیں جن کے جوابات ابھی تک ہمارے پاس نہیں آئے ہیں۔ سوشن ولیفیر ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری کو آپ بلا لیں کہ تین مہینے پہلے ہم نے ان کو ایک سوالنامہ آپ کے چیمبر میں تھما یا تھا آج دن تک اس سوالنامے میں سے ایک پوائنٹ کا بھی جواب انہوں نے نہیں دیا اور نہ پلت کر آپ چیمبر اور اس اسembly کی طرف دیکھا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں جو بھی کرسی پر بیٹھا ہے وہ بحیثیت ایک واسراۓ کے بیٹھا ہوا ہے وہ اپنے آپ کو اس ہاؤس کو جواب دہ نہیں سمجھتے ہیں۔ تو جناب والا! انکے خلاف میں عالمتی واک آوٹ بھی کروں گا اور انکے خلاف میں privilege motion جمع کر رہا ہوں۔ ان دونوں کو آپ یہاں کمیٹی کے سامنے بلا لیں تاکہ یہ

ہاؤس اور اس کی طاقت اور اہمیت کو وہ لوگ سمجھ سکیں۔ بہت شکر یہ۔

جناب قائم مقام اپیکر: لانگو صاحب! آپ نے ایک بہت اچھا پوائنٹ ریز کیا، یہاں سے چیف سیکرٹری کی طرف تین rulings گئی ہیں جس پر ایک میں بھی انہوں نے دوبارہ اسمبلی کو روپورٹ نہیں کی۔ لہذا چیف سیکرٹری کو بلوچستان اسمبلی طلب کیا جاتا ہے۔ ایک بارہ ہنے دیں ایک بار اس کو بلاطے ہیں کہ کن وجوہات کی بنیاد پر اس نے اسمبلی کو روپورٹ نہیں بھیجا، اُس کو سننے کے بعد اگر کوئی اسکے پاس ایسی ٹھوس وجوہات نہیں تھیں تو پھر اسکے بعد Privilege Motion لاد دیں گے فی الحال اس کو بلوچستان اسمبلی طلب کیا جاتا ہے۔ Date میرے خیال سے کل نہیں پرسوں بارہ بجے کے لئے اُس کو طلب کیا جاتا ہے۔

جناب نصر اللہ خان زیریے: جناب اپیکر! بہت شکر یہ آپ کا۔ جناب اپیکر! پہلے تو جو پشاور کا واقعہ ہوا ہے اس پر قوبا قاعدہ resolution موجود ہے اُس وقت انشاء اللہ ہم اُس پر بولیں گے۔ دوسری بات جو یہاں کے قریب کوئی کراچی شاہراہ پر کوچ کا جو المناک حادثہ ہوا ہے جس میں سوار تمام لوگ شاید ایک دو بچوں کے سب جھلس کر شہید ہو گئے ہیں۔ جناب اپیکر! ہماری یہ قاتل سڑکیں ہیں اور ایک روپورٹ کے مطابق میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہماری آبادی 1 کروڑ 23 لاکھ ہے اس میں گزشتہ دو سالوں میں کوئی 9 ہزار سے زائد لوگ روڈ ایکسٹینڈ میں جاں بحق ہو چکے ہیں۔ پنجاب کی آبادی 10 کروڑ ہے وہاں چار ہزار لوگ روڈ ایکسٹینڈ میں وفات پاچکے ہیں۔ جناب اپیکر! صورتحال اتنی سُگین ہے کہ اتنے لوگ دہشت گردی میں نہیں مرے جتنے روڈ ایکسٹینڈ میں مرے ہیں۔ ہمارے صوبے میں کوئی dual carriageway یعنی دو رویہ روڈ ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے پاس موڑوے پولیس بھی موجود ہے پرانشل ٹرانسپورٹ اخواری بھی موجود ہے ریکل ٹرانسپورٹ اخواری بھی موجود ہے مقامی انتظامیہ بھی موجود ہے اسکے باوجود وہ۔

جناب قائم مقام اپیکر: ٹرانسپورٹ منسٹر بھی موجود ہے۔

جناب نصر اللہ خان زیریے: ٹرانسپورٹ منسٹر بھی موجود ہے اس کے باوجود اس قسم کے المناک واقعات ہو رہے ہیں۔ جناب اپیکر! ایک گھر کے آٹھ لوگ اس میں مرے ہیں جن میں سے تین کی لاشیں تو مل گئیں پانچ کی لاشیں ابھی تک پڑی ہیں جس کی ڈی این اے ایک ہفتے کے بعد ہوئی ہے۔ جناب اپیکر! ایک تو یہ ہے کہ ہماری جو موڑوے پولیس ہے، انتظامیہ ہے وہ خواب غفلت میں پڑی ہوئی ہے دوسری بات وہاں کوئی کمزول نہیں ہے ابھی بھی یہی آرہی تھی کہ جو ڈرائیورز حضرات ہیں جو کوچ ماکان ہیں وہ کیا کرتے ہیں کہ جوڑ رائیور جلدی کوئی پہنچ جاتا ہے اس کو دوبارہ کراچی ہیجتے ہیں یہ دنیا میں نہیں ہوتا ہے وہ سورا تھا جس کی وجہ سے کوچ نیچ گری ہے اتنی معصوم لاشیں اتنے گھر اُجڑ گئے جناب اپیکر! اس کا

جواب آخر کون دے گا کیا یہاں ایک حکومت موجود نہیں ہے؟ وزیر اعلیٰ ہے، چیف سیکرٹری ہے کمشنر ہے، ڈی سی ہے ڈی پی او ہے، این ایچ ہے، موڑوے پولیس ہے کوئی اپنی ڈیوٹی سرانجام نہیں دے رہا ہے تو یہ بڑا المناک واقعہ ہے۔ دوسرا جو بڑا المناک واقعات ہو رہے ہیں جناب اسپیکر گز شستہ میں پچھیں دنوں میں گیس کی لوڈ شیڈنگ سے گیس کی پریشکر کی سے کوئی پچھیں لوگ صرف کوئی نہیں ہلاک ہوئے ہیں۔ میرے حلقة انتخاب میں ایک گھر کے سات لوگ مر گئے بزرگ بڑا پر اسی طرح باقی علاقوں میں، میں نے جب حساب لگایا کوئی پچھیں بندے اس گیس پریشکر کی کی وجہ سے مرے ہیں۔ آخر اس کا ذمہ دار کون ہے گیس نہیں ہے، بجلی نہیں ہے، معاشی حالت ملک کی تباہ حال ہے۔ تو جناب اسپیکر! اس پر بھی آپ توجہ دے دیں میں ایک پوائنٹ آپ کے سامنے ریز کروں گا اس پر آپ نے رو لنگ دینی ہے جناب اسپیکر! ہمارا جو سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو صاحب ہیں بڑے مشہور ہیں وہ کیا کرتے ہیں یہاں کے مقامی قبائل کی زمینوں کو دوسرا کے نام پر الٹ کرتے ہیں۔ جناب اسپیکر! ہوا یہ تھا کہ 1988ء اور 1991ء میں اُس سے پہلے کوئی الٹمنٹ کی گئی تھی settlement کی گئی تھی بعد میں اُن کو حکومت نے کینسل کیا پھر 2008ء اور 2009ء میں چشمہ چوزی میں settlement ہوئی ا مقامی لوگوں کو انتقالات منتقل ہوئے۔ لیکن ایک بندہ قطب الدین جمالی صاحب جو بڑیہ مراد جمالی کا باشندہ ہیں انہوں نے چشمہ چوزی کے وہاں سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو کو application دی ہے کہ یہاں میرے نام سے کوئی الٹ منٹ ہوئی ہے تو سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو نے وہاں مقامی قبائل کو نوٹس دیے بغیر انہوں نے ایک ہفتہ میں یک طرفہ فیصلہ کیا اور ساٹھا یکٹری میں جو چشمہ چوزی کے مقامی لوگوں کی زمین تھی، قطب الدین جمالی کے نام منتقل کیا۔ جناب اسپیکر! یہ کس طرح ہو گا انہوں نے لکھا ہے کہ یہ دیکھیں حاجی قطب الدین سن آف حاجی رسول بخش کا ست جمالی ریڈیٹ چشمہ چوزی ابھی جمالی صاحب کا چشمہ چوزی سے کیا تعلق ہو سکتا ہے اور جو سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو روشن علی شخ صاحب جنکے قصے کہانیاں بڑے مشہور بھی ہیں۔ تو ابھی مقامی لوگ سراپا احتجاج ہیں ہائی کورٹ نے Stay order بھی دیا ہے اسکے باوجود سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو نے قطب الدین جمالی کے نام وہ انتقالات منتقل کیئے ہیں۔ تو میری آپ سے درخواست ہو گی کہ وہ contempt of court بھی کر رہا ہے۔ یہ سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو کو یہاں بلا یا جائے اور وہاں مقامی لوگوں کو بھی بلا یا جائے تاکہ وہ سامنے آ کر انہوں نے جو غیر قانونی کام کیا ہے انہوں نے لوگوں سے کہا ہے کہ آپ جو کر سکتے ہیں کر لیں اور یہ میرا راستہ کھلا ہے میں نے کر لیا کتنے پیسے انہوں نے لیے، کتنے پیسے اپنی جیب میں ڈالے آپ کو وہ قصے کہانیاں سب معلوم ہیں۔ ابھی وہ مقامی لوگ یہاں چیکر میں بھی بیٹھ ہوئے ہیں آپ کے یہاں بھی آئے تھے، وہ وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی مل رہے تھے آپ سے بھی انہوں نے ملنے کی کوشش کی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا تو آپ سے اس سلسلے میں رو لنگ جائیے یہ مقامی قبائل کی زمین کے جو غیر قانونی انتقالات ہوئے ہیں۔ اس پر

آپ روگنگ دے دیں بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریزیرے صاحب۔ سینئرمبر بورڈ آف ریونیو کو بلوچستان اسمبلی طلب کیا جاتا ہے پرسوں چیف سیکرٹری کے بعد ان کو پھر قائم مقام دے دیں۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)

جناب قائم مقام اسپیکر: جی، مکھی شام لال۔

مکھی شام لال: Thank you Sir سر جو بیلہ میں اتنا بڑا ایکسٹینٹ ہوا ہے چونکہ میرا تعلق بھی بیلہ سے ہے مجھے افسوس ہے کہ ہم اس ضلع سے تعلق رکھتے ہیں اور کافی ایسے روڈا ایکسٹینٹ بیلہ میں زیادہ ہو رہے ہیں۔ اتنی قیمتی جانیں گئی ہیں جو دیکھ کر آدمی کا دل خون کے آنسو روتا ہے کہ ترتالیس آدمیوں میں سے اکتا لیس فوت ہو گئے۔ ایک چھوٹا معموص بچہ پورے خاندان میں زندہ بچا ہے اُس کا کوئی والی وارث نہیں ہے ابھی آپ دیکھیں قدرت کی طرف سے کہ ابھی اس بچہ اُس کو کون پالے گا۔ تو اس قسم کے واقعات ہو رہے ہیں یہ جوڑا نسپورٹر ہیں جو بس کو چڑما لکان ہیں وہ تو اپنے آپ کو بری الذمہ سمجھتے ہیں ٹھیک ہے ہم سمجھتے ہیں کہ گورنمنٹ کی کوتاہی ہے وفاق کی کہ آج تک ڈبل روڈ نہیں بن رہی ہے مگر اس کا مقصد ہرگز نہیں ہے ایک گاڑی کوچ جو ایک سو چالیس کی سپیڈ سے گزرتی ہے اور ظاہر ہے اس موڑ پر تو کسی بھی جگہ ایکسٹینٹ ہو سکتا ہے پھر انکے پاس جوڑا نیوز حضرات ہیں وہ ایسے موالی بٹھائے ہوتے ہیں وہ اپنے حساب سے پی کر نکلتے ہیں ان لوگوں کو کوئی احساس نہیں ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ سواریاں ہیں اسکے ذمہ دار گورنمنٹ سے زیادہ یہ کوچز مالکان بھی ہیں۔ ان سے بھی پوچھا جائے کہ اس قسم کے ڈرا نیوز کو کس طرح رکھتے ہیں یا انکے پاس لائسنس ہے نہیں ہے مگر پھر بھی اسی وجہ سے وہ اندھا دھندا س طریقے سے وہ چلا رہے ہیں جس سے لوگوں کو بڑی پریشانی ہو رہی ہے۔ تو میں اسکی پر زور مذمت کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ بڑا افسوس ہے کہ جو کے پی میں واقعہ ہوا ہے یہ بھی بڑا ایک افسوس ناک واقعہ ہے جس کی بھی پر زور مذمت ہم کرتے ہیں۔ دوسرا سوال ہے کہ سر! یہاں minority کا میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ کوئی جو ملازمتیں آرہی ہیں جس طرح آج کل آپ سن رہے ہیں کہ بھائی باقاعدہ اخباروں میں آرہا ہے کہ منسٹر صاحبان بیچ رہے ہیں شاید آپ تک بھی یہ بتیں آئی ہوں گی شاید اخبار کی کنگ پڑی ہوئی ہیں۔ مگر ہمارے سب لوگ روتے ہیں جس کے جتنے بھی لوگوں کو کسی priority پر نہیں لیا جا رہا ہے اور نہ ہمیں پتہ ہے۔ میں نے پہلے بھی یہ کہا تھا کہ بھائی minority کم از کم ایسا سسٹم رکھا جائے جہاں بھی یہ advertisement ہوتی ہے تو minority کے لئے مخصوص advertisement ہوتے ہمیں پتہ چلے کہ بھائی کتنے لوگوں کو ملازمتیں ملی ہیں یا نہیں ملی ہیں۔ سر! آپ مہربانی کر کے اس پر آپ اپنی روگنگ دیں۔ دوسرا سر! ہنگلائج ماتا کے لئے میں بار بار رو رہا ہوں اس فلور پر کہ کتنی زیمنیں بورڈ آف ریونیو والے آج تک اُس کا کوئی آرڈر نہیں کر رہے ہیں وہ ہنگلائج ماتا کی قدیمی زمینیں ہیں۔ مہربانی کر کے ہم یہاں

پورے پانچ سال سے رور ہے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اذان شروع ہے دو منٹ تشریف رکھیں۔

مکھی شام لال: سر! ہنگلائج ماتا ایک ہمارا قدیمی داستان ہے وہاں ہماری اپنی زمینیں ہیں اس کے لئے کتنے عرصے سے بار بار ہم کہر ہے ہیں کہ بھائی گورنمنٹ مہربانی کر کے اس کے نام کیتے جائیں تاکہ ہمیں سہولت ہو۔

جناب قائم مقام اسپیکر: پرسوں سینئرممبر کو یہاں طلب کیا ہوا ہے تو آپ آجائیں یہ مسئلہ اُدھر ہی discuss کر لیں گے۔

مکھی شام لال: ٹھیک ہے سر you thank you بڑی مہربانی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی یونس عزیز زہری صاحب۔

میر یونس عزیز زہری: شکریہ جناب اسپیکر۔ جناب اسپیکر اس سے بڑا افسوس ناک واقعہ بیلہ کا، بیلہ کا تو مطلب سب دوستوں نے تو discuss کر لیا ہے اس پر ہمارے آزیبل چیف سیکرٹری صاحب نے بھی ایک پریس کانفرنس کر کے پوری ذمہ داری بس ڈرائیور پرڈال کے پورے بلوچستان سے اُس نے بالکل یہ چیزیں نکال دیں کہ جی یہ بس ڈرائیور کی غفلت کی وجہ سے، میں مانتا ہوں بس ڈرائیور کی غفلت بھی اس میں شامل ہے۔ ہمارے پاس جناب اسپیکر! ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ بھی ہے اور ٹرانسپورٹ کامشاہ اللہ ایک وزیر ایک مشیر بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ جناب اسپیکر! کوچ والوں کی غفلت کو مطلب ہے روڈ تو ابھی، جب یہ ڈبل ہو گی تو اسکے بعد دیکھا جائے گا لیکن جس طریقے سے کوچ والے جو ایکسٹرول کر رہے ہیں اور جس طریقے سے سپید کنٹرول میں نہیں لاتے۔ کیونکہ ٹرانسپورٹ اتحاری کا کام یہی ہے کہ ان چیزوں کو کنٹرول کریں، کچھ ٹائم پبلے انہوں نے ایک اتحاری بنائی تھی اور اس میں یہ کیا تھا کہ ہم روڈ پر ٹریکر لگالیں گے اور اس کے through ہم ان کو کنٹرول کر لیں گے۔ اور اس میں میرے شنید میں یہ آیا ہے کہ کچھ پیسے بلوچستان گورنمنٹ سے بھی ان کو دیئے گئے اور کچھ پیسے کوچ والوں نے بھی جمع کر کے اس چیز کے لئے دے دیئے لیکن یہ ہے کہ ٹرانسپورٹ اتحاری اور ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ نے مل ملا کے یہ چیزیں درمیان میں غائب کر لیں کہ جی ہمیں چھوڑا جائے اور ہم اپنی سپید کو کنٹرول کریں گے۔ آپ نے خود دیکھا ہے کل ایک ویڈیو وائرل ہوئی ہے جس میں ایک کوچ جو ایک سوچالیس کی سپید سے جا رہی ہے تو اس کا کیا ہو گا آپ خود سوچ لیں۔ اور ہمارے چیف سیکرٹری صاحب کو ابھی تک یہ پتہ نہیں ہے کہ اُس کو میرے خیال میں کسی نے بریفنگ بھی نہیں دی ہے کہ بلوچستان کیا ہے، کہاں سے شروع ہوتا ہے کہاں ختم ہوتا ہے۔ اُس نے یہ کہا کہ جی خضدار سے حب تک کوئی موڑوے کا بندہ نہیں ہے میں اس روڈ پر اکثر سفر کرتا ہوں اوقتھل اور بیلہ کے درمیان موڑوے کا بندہ موجود ہے، موڑوے کا باقاعدہ سسٹم بھی ہے لیکن سسٹم کس چیز کے لئے ہے سسٹم

صرف اپنا بحثہ لینے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں ایک جگہ پر یہ لوگ کھڑے ہوئے ہیں نہ کسی ذمہ داری کا وہ کام کر رہے ہیں تو ہمارے چیف سیکرٹری کو یہ بتایا جائے کہ جی وہاں موڑوے ہے لیکن اُس کو فعال کرنے کی ضرورت ہے چیف سیکرٹری کو اتنا بھی پتہ نہیں ہے جس نے بریفنگ دی ہے اُس کو ذرا یہ بھی سمجھا دیں کہ بلوچستان میں اتحال بھی ایک ایریا ہے اور وہاں موڑوے بھی ہے۔ دوسری بات جناب اسپیکر! میں اس سے فائدہ اٹھا کے کہ ہمارے وزیر صحت میں شاہ صاحب کی توجہ چاہوں گا۔ شاہ صاحب! میں نے بارہا یہاں یہ کہا ہے کہ خضدار میں ایک ٹریما سینٹر تیار پڑا ہوا ہے جو ہم نے پی پی ایل سے ہمارا شیئر تھاڈ سٹرکٹ کا اس سے لیکر ہم نے بنادیا ہے اور بلوچستان گورنمنٹ کے ساتھ ہم نے agreement کر لیا اُس میں اُس کے تمام equipment جتنے بھی ہیں وہ پڑے ہوئے ہیں۔ صرف اس کو start کرنے کے لئے شاہ صاحب سے گزارش یہ ہے کہ مہربانی کر کے یہ انسانیت کے لئے ہمارے لئے خدا نہ کرے کہ کوئی اس طرح کا ایکسٹرمنٹ ہو جائے تو زیادہ توجہ خضدار پر ہوتا ہے کہ جہاں سے بھی ایکسٹرمنٹ ہوتا ہے وہ خضدار ہسپتال کو ریفر کرتے ہیں۔ تو میں شاہ صاحب سے یہی گزارش کروں گا مہربانی کر کے کسی بھی طریقے سے انسانیت کے ناطے کریں میں منت کرتا ہوں اور اللہ کو حاضر ناظر جان کے مہربانی کر کے یہ ٹریما سینٹر کو ہمیں start کر کے دے دیں۔ اتنی بڑی چیزیں اسیں نہیں ہیں اس کے accessories تھے وہ بھی سب پہنچ گئے لیکن یہ میں دو سال سے اس پر بحث کر رہا ہوں کوئی سننے والا نہیں ہے خدا کے لئے اس چیز کو تو کر لیں کم از کم شاہ صاحب کو میں personally request کرتا ہوں آپ کے through کہ یہ چیز تو ہمیں کر کے دے دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ہم بھی شاہ صاحب سے یہی کہتے ہیں یہ ایک میں جو سینٹر ہے شاہ صاحب! اس پر آگر آپ ڈی جی اور سیکرٹری کو فوری ہدایت دے دیں کہ یہ سب کچھ موجود ہے اس کے باوجود داگری یہ start نہیں کر رہے ہیں تو یہ ڈیپارٹمنٹ کی کوتا ہی ہے آپ مہربانی کر کے اس پر فوری طور کوئی ایکشن لیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی اصغر علی ترین صاحب۔

میر یوسف عزیز زہری: جی میرا ہے تھوڑا اسا۔ اچھا دوسری بات جناب اسپیکر! اس موقع سے فائدہ اٹھا کے کیوں کہ نصیب اللہ صاحب نے اپنا مل نہیں لایا شاید وہ جانے اُس کا کام جانے اچھا ہو نہیں لایا ورنہ ہم آج تیاری کر کے آئے تھے آج اُس پر بڑی بحث ہو جاتی لیکن نہیں لایا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جناب اسپیکر! کچھ دن پہلے اخبار میں، میں نے دیکھا کہ سیکرٹری خزانہ صاحب اُس نے پی پی ایل والوں سے مل کے خضدار میں ایک برائیڈ کی وہاں ایک فیکٹری کھولنے کے چکر میں ہے۔ اور میں نے پہلے بھی یہاں اس چیز پر کہا تھا کہ یہ پی ایل کا وہاں بولان مائنگ کے نام سے وہ کام کر رہا ہے۔

تو یہ 1970ء سے وہاں پر کام کر رہا ہے اور لوگوں کے حقوق پامال کر کے بڑی بدمعاشی سے یہ بالکل کام کر رہا ہے اور ابھی مزید اگر سیکرٹری خزانہ یا منسٹر خزانہ صاحب اگر اس سے کوئی بلوچستان گورنمنٹ اگر اس سے کوئی اپنا agreement کرنا چاہتا ہے تو مہربانی کر کے کم سے کم اس علاقے کے بندوں کو تو اپنے ہاتھ میں لینا چاہیے۔ ابھی میں نے دیکھا ہے سر! میں آپ کو اس کی کاپی دے دوں گا ہزاروں ایکٹر لوگوں کی، جس میں لوگوں کی کھتوںی زمینیں ہیں، جن میں قبائلی لوگوں کی زمینیں ہیں وہاں کے لوگوں کی ہزاروں ایکٹر زمینیں ہیں نہ یہ بولان مائنگ کوالاٹ کر رہے ہیں نہ کسی سے پوچھا ہے نہ وہاں کے لوگوں کو۔ ہزاروں ایکٹر وہ بھی بولان مائنگ کارپوریشن میں ہے خضدار کارپوریشن کے اندر ہے۔ خضدار کارپوریشن کے اندر آپ دس ہزار ایکٹر جب الٹ کرو گے تو آپ خود سمجھ لیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے کیا نہیں ہو رہا ہے۔ تو سیکرٹری خزانہ صاحب کو پابند کیا جائے کہ وہ اتنا آگے نہیں گیا ہے ابھی تک یہ چیف سیکرٹری صاحب ہمارے لیے کافی ہے جتنا آگے وہ گیا ہے وہ بہت ہے ہمارے لیے۔ سیکرٹری خزانہ صاحب کو پابند کیا جائے کہ وہ اس طرح کا کوئی عمل نہ کریں تاکہ وہاں کے لوگوں کو انہوں نے onboard نہیں لیا ہے اور لوگوں کی زمینیں اس طرح بندربانٹ کرنے ہم نہیں دینگے۔ تو یہ آپ سے گزارش ہے کہ اس پر بھی ذرا توجہ دے دیں۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اس پر سیکرٹری خزانہ کو یہاں سے letter جانا چاہیے کہ وہ ہمیں report کریں کہ یہ معزز کرنے جو یہ point raise کیا ہے اسمبلی میں اس پر بلوچستان اسمبلی کو report پیش کریں۔ جی۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! یقیناً سبیلہ میں ایک بہت بڑا واقعہ ایک بہت بڑا سانحہ ہوا ہے اور بہت سی فیتنی جانوں کا ضایع ہوا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! ساتھیوں نے اس پر کافی بات کی۔ بات یہ ہے کہ اس کا ذمہ دار کس کو ٹھہرایا جائے آیا ٹرانسپورٹ اخراجی کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے یا یہاں جو روٹ پر چیک پوسٹیں ہیں ان کو ذمہ دار قرار دیا جائے یا حکومت کو کرایا جائے، کس کو ذمہ دار قرار دیا جائے جناب اسپیکر صاحب! ماضی میں بھی اس طرح کے واقعات ہوئے لیکن ہم نے ان سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ یہاں تو بھی کچھ ساتھی کہہ رہے ہیں کہ ٹرانسپورٹر زیہاں ذمہ دار ہیں یہاں بس مالکان اور انکے ڈرائیور حضرات ذمہ دار ہیں جناب اسپیکر صاحب! یہ بتایا جائے کہ کوئی سے وہاں تک کم سے کم 70,80 چیک پوسٹیں ہیں تمام محلے یہاں اس روٹ پر کھڑے ہوئے ہیں یہاں کشم والے بھی کھڑے ہیں NHA بھی ہے لیویز کی چیک پوسٹیں ہیں، پولیس کی چیک پوسٹیں ہیں، یہاں ایف سی کی چیک پوسٹیں ہیں، تمام اداروں کی حتیٰ کے FIA کی چیک پوسٹ بھی اس روٹ میں ہے لیکن جناب اسپیکر صاحب! آپ مجھے یہ بتائیں کہ کیا کسی نے اس پر check and balance رکھا، کیا کسی نے یہ پوچھا کہ یہ بس کتنے بجے نکلی ہے کتنے بجے پہنچی ہے جناب اسپیکر صاحب! کوئی پوچھنے والا ہے؟ اتنا بڑا سانحہ ہوا کہ ایک گھر سے 8 جنازے اٹھ گئے۔ یہ آپ ان سے پوچھیں جس کے گھر

سے یہ 8 جنازے اُٹھے کہ آپ ان سے پوچھیں کہ آپ کے گھر میں قیامت کا سماء ہے یا نہیں ہے؟ جناب اپیکر صاحب! حکومت نے پر لیں کافرنس کی ہم نے سنی۔ چیف سینکڑی صاحب نے بھی اس پر طویل پر لیں کافرنس کی حکومت کے ترجمان نے پر لیں کافرنس کی لیکن یہیں بتایا کہ اس کاذمہ دار کون ہے۔ اُن کو یہ گوارا نہیں ہوا کہ کس کے خلاف ایکشن کیا جائے جناب اپیکر صاحب! اتنا بڑا حادثہ ہوا ہے ابھی تک نہ کسی کو suspend کیا گیا ہے نہ کسی کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے نہ کوئی نشاندہی کی گئی ہے کہ یہ شخص اس حادثے کا ذمہ دار ہے یا یہ ڈیپارٹمنٹ اس حادثے کا ذمہ دار ہے یا یہ بندہ اس حادثے کا ذمہ دار ہے۔

جناب اپیکر صاحب! کوئی بھی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں ہے۔ تو جناب اپیکر صاحب! یہاں ہم اس House میں بیٹھے ہیں as a member ہمیں یہ چاہیے کہ اس حکومت کو چاہیے کہ اس بات کی نشاندہی کرائیں کہ ذمہ دار کون ہے اور اُس کے خلاف ایکشن لیا جائے۔ جناب اپیکر صاحب آج یہ واقعہ ہوا خدا نے کرے مہینے کے بعد ایک اور واقعہ ہوگا۔ پھر مہینے بعد ایک اور واقعہ ہوگا اس کا ذمہ دار کون ہوگا۔ یہ بات بجا ہے کہ اس کو دورا یہ روڑ ہونا چاہیے ڈبل روٹ ہونا چاہیے، اور روڑ چوڑا ہونا چاہیے ڈبل ہونا چاہیے اس پر کام جاری ہے یہ چلتا رہے گا۔ لیکن جو موجودہ حالات ہیں اس کو کیسے ہم سنبھالیں اس کو ہم کیسے چلا میں جناب اپیکر صاحب۔ تو میری یہ گزارش ہے حکومت سے بالخصوص وزیر داخلہ صاحب ضیاء الگو صاحب سے کہ ذمہ داروں کے خلاف ایکشن لیا جائے۔ جناب اپیکر صاحب! میری نعیم بازی صاحب سے گزارش ہے یہ ٹرانسپورٹ کے وزیر ہیں انکو چاہیے کہ ان محکموں کے خلاف اُن افسران کے خلاف جہاں یہ واقعہ ہوا ہے ایکشن لیا جائے تاکہ اس سے لوگ سبق سیکھ سکیں۔ اور دوسرا جناب اپیکر صاحب! پچھلے سیشن میں بھی ہم بہت روئے پیٹھے چھینے چلائے کہ یہاں گیس اور بجلی کا بڑا فقدان ہے بڑی پریشانی ہے۔ اب تو آپ دور روز چھوڑیں کوئی نہیں ہے۔ جناب اپیکر صاحب! میں آپ کو بتاؤں کہ ضلع پشین کی بات کروں ضلع شہر کے اندر جناب اپیکر! دس دن سے لوگ اندھیرے میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ دس دن سے ایسے ابھی لوگ ہیں جہاں ٹرانسفارمر موجود نہیں ہے کیوں نہیں ہے موجود repair کرنے کے لیے دیا ہوا ہے۔ واپڈ احکام سے بات کی جاتی ہے کہ بھائی یہ ٹرانسفارمر آپ repair کرتے ہو دوچار چھوڑن میں تبادل کوئی ٹرانسفارمر دیا جائے ان کی بجلی بحال کی جائے کہ تبادل ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

جناب اپیکر صاحب! بل کے لیے روتے ہیں کہ بدل نہیں ملتا اور یہ جو extra charges

ہیں اُن کے لیے روتے ہیں لیکن جناب اپیکر صاحب! یہ facilitation نہیں دیتے ہیں۔ ہمارے پشین شہر کے اندر

بہت سی ایسی کالونیاں ہیں جو اندر ہیرے میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ تو اس کے لیے آپ سے گزارش ہے کہ آپ نے یہاں باقی افسران بھی بلاۓ ہیں CO واپڈ کو بھی بلا لیں، کیسکو چیف کو بھی بلا لیں جناب اسپیکر صاحب! ان سے ہم پوچھیں کہ بھائی جہاں شہر میں ہم آپ سے بات کریں تبادل کوئی ٹرانسفر مرخرا ب ہوتا ہے یا over load ہوتا ہے تو تبادل ٹرانسفر مر کیوں نہیں دیتے ہیں۔ یا ایک ٹرانسفر مدرس سال سے لگا ہوا ہے وہ repair مانگتا ہے تو repair کون کرے گا۔ تو جناب اسپیکر صاحب! گیس کمپنی کے GM اور MD کو بلا کیں، واپڈ اکے CO کو بلا کیں۔ جناب اسپیکر صاحب! پرسوں دیسے بھی آپ نے بلاۓ ہیں ان سب کو بلا کیں تاکہ ان سے بات کی جائے۔ یہاں اگر بھلی نہیں ہو گی گیس نہیں ہو گی ہمارے لوگ تو سردی سے مرجائیں گے۔ ہمارے لوگ تو تباہ ہو جائیں گے اور جناب اسپیکر صاحب نصر اللہ زیرے صاحب نے ایک point raise کیا ہے SMBR کے حوالے سے جناب اسپیکر صاحب یقیناً پورے بلوچستان کو خدشات ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اُس کو میں نے طلب کیا ہوا ہے۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب میں بات کرنا چاہتا ہوں اور بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں پورے بلوچستان کو خدشات ہیں کوئی مانے یا نہ مانے، کوئی بات کرے یا نہ کرے۔ تو جناب اسپیکر صاحب! اس پر بھی پرسوں بات ہونی چاہیے۔ اور جو جو ممبر ان ہیں یا جو بھی ہماری عوام آوازن رہی ہے جن کی شکایات ہیں وہ پرسوں اپنی شکایات لے کے اسمبلی پہنچ جائیں تاکہ ان سے بات کی جائے۔ جناب اسپیکر صاحب! ہم پہلے بھی روتے رہے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نہیں official meeting میں صرف MPAs ہو گے۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! cases ہیں آپ کو منضا پڑے گا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وہ cases جس جس MPAs کو لوگوں نے شکایت کی ہے وہ وہاں ان سے documents collect کریں۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر ہم روتے رہے ہیں حکومت سے بھی request کرتے رہے ہیں کہ خدار الولک آفیسر ان کو ترجیح دی جائے جہاں non local officer بیٹھے گا وہاں ایسی شکایات ہو گی اور بالخصوص جو key posts ہیں وہاں پر جب non local آپ لوگ بٹھائیں گے یہاں کمشنر غمان صاحب بیٹھے ہوتے تھے کمشنر کوئی نہ، یہاں کوئی پیکچ آیا 25,24 ارب روپے کا جناب اسپیکر صاحب! آپ بتائیں کوئی نہ شہر کے کیا حالات ہیں۔ ابھی دیکھیں سڑکیں اکھڑی ہوئی ہیں۔ ٹھنڈا آدھے لگے ہوئے ہیں آدھے نہیں لگے ہیں۔ آدھی street lights ہیں آدھی

نہیں ہیں کون ذمہ دار ہو گا جناب اسپیکر صاحب! وہ تو ٹرانسفر ہو کر چلا گیا ہے وہ کس کو جواب دے ہے۔ تو جناب اسپیکر

صاحب! حکومت سے یہ بھی request ہے کہ مہربانی فرما کے جو لوکل آفیسر ان ہیں ان کو ترجیح دے non local جو باہر سے آ جاتا ہے آپ اس کو فوراً آ کے کمشنز گا لیتے ہیں سیکرٹری لگا لیتے ہیں یہ بڑے عہدوں پر بٹھا لیتے ہیں یہ مناسب نہیں ہے۔ شکریہ جناب اپیکر۔

جناب قائم مقام اپیکر: شکریہ تین صاحب! جی لیڈر آف اپوزیشن ملک سکندر خان ایڈو وکیٹ صاحب! ملک سکندر خان ایڈو وکیٹ (قادم حذب اختلاف): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ بہت شکریہ جناب اپیکر صاحب سب سے پہلے تو میں ان تمام شہدا کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں عرض کرتا ہوں کہ اللہ پاک انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ چاہے لسبیلہ کے ہیں، چاہے KP کی مسجد پر خود کش حملہ کے سلسلے میں پولیس لائنز میں ایک دردناک حادثہ پیش آیا۔ چاہے مدرسہ کے طالب علم جو کشتی ڈوب جانے کی وجہ سے شہید ہوئے ہیں ان سب کو اللہ تعالیٰ اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسمندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ جناب اپیکر صاحب! اس وقت کوئی میں بلوچستان میں جوانہتائی اہم معاملات ہیں، انتہائی اہم issue ہے وہ گیس اور بجلی کے ہیں۔ گیس کے سلسلے میں جناب اپیکر صاحب! آپ نے یہاں کی جو administration ہے اُس کو آپ نے بلا یا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جی ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے، ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں ہمارے پاس کوئی وسیلہ کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ پھر جناب نے یہ فیصلہ کیا کہ اپنی آواز جو ہے وہ مرکز تک پہنچانے کے لیے parliamentarians کا ایک وفد بنائیں گے اور اسلام آباد جا کر ہماری گیس کے جتنے مسائل ہیں اُس کے بارے میں ان سے بات چیت کی جائے گی۔ وہ بھی آپ نے جتنے کے لیکن ابھی تک وہاں سے آپ کو کوئی clear message ہے کہ آپ آ جائیں اور اپنے مسائل ہمارے پاس لے آئیں۔ میں عرض کروں گا کہ میرے باقی ساتھیوں نے بھی گیس کے سلسلے میں بات کی۔ پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ ہم نے سنائے جب ایک اسرائیلی فوجی مارا جاتا تھا تو اُس کے بد لے میں ایک ہزار فلسطینیوں کو شہید کیا جاتا تھا، یا for that matter ایک امریکین فوجی مارا جاتا تھا تو امریکا جہاں اُس کی مرضی وہاں ڈرون کر کے جتنے لوگوں کو چاہتا وہ مار دیتا تھا۔ لیکن ہمارے ملک میں آئیں بھی ہے قانون بھی ہے کوئی discrimination بھی نہیں ہے۔ آئین کا 25 article کہتا ہے کہ there shoud be no discrimination لیکن ہمارے ساتھ بلوچستان میں جو سلوک ہو رہا ہے گیس کے معاملے میں وہ انتہائی تکلیف دہ ہے۔ میرے ساتھیوں نے آپ کے سامنے عرض کی کہ گیس کا پریشر نہ ہونے کی وجہ سے قیمتی جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ اور گیس نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے کوئی میں یا جہاں بھی سرد ہمارے علاقے ہیں وہاں بچے، بوڑھے اور خواتین بھی بیمار ہیں۔ اب اس مہنگائی میں وہ علاج کرائیں یا اُس کے باوجود اُن کو گیس نہیں مل رہی ہے تو یہ ایک انتیازی سلوک بلوچستان کے ساتھ کیوں کیا جاتا ہے۔ جناب اپیکر صاحب! پہنام پاکستان کو معلوم ہے کہ سندھ میں گیس

سے industries چلائی جاتی ہیں، پنجاب میں اس کو industries میں استعمال کیا جاتا ہے لیکن بلوچستان میں گیس کوزندگی بچانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر جان بچانے کا بھی کوئی سد باب نہ کیا جائے اُس کی طرف بھی کوئی توجہ نہ دی جائے تو ہم اگر جائیں تو کہاں جائیں۔ ہم انتہائی کرب اور اذیت کا شکار ہیں اس وقت گیس اور خاص کر بجلی کے بارے میں بھی میں عرض کروں گا تو آپ سے گیس والے سلسلے میں گزارش کروں گا کہ آپ یہاں پر کل ایک پر لیں کافرنس بلا لیں جتنے پار یعنی زیز ہیں ان کو بھی بلا لیں۔ اس پر لیں کافرنس میں آپ کہیں کہ اگر مرکز ہمیں گیس کے سلسلے میں نہیں سننا چاہتا تو ہم خود جا کر وہاں اپنا احتجاج ریکارڈ کرائیں گے۔ پھر ہم جو بھی دھرنہ دینے کے جو بھی ہم احتجاج کریں گے جو بھی طریقہ کا رہم طے کریں گے اُس کے مطابق ہم احتجاج کریں گے۔ یہی پوزیشن جناب اسپیکر صاحب! بجلی کی بھی ہے ایک ٹرانسفر مرکو اُتارا جاتا ہے اُس علاقے میں تاریکی چھائی رہتی ہے پھر ایک ہفتہ کے بعد پہلے تو یہ تھا کہ ٹرانسفر مرکو اُتار کے اُس کا مقابلہ لگادیتے تھا ب وہ یہ کہتے ہیں کہ نہیں کریں بھی محلہ والوں نے لانا ہے۔ اُتارنا بھی محلہ والوں نے ہے اور پھر یہ کہ ہم جائیں گے پھر جب موقع ملے گا تو پھر آپ کا ٹرانسفر مرکو بنے گا پھر دوبارہ تم کو کریں لانا ہو گا اور پھر اس کو چڑھانے کے کریں کا استعمال ہو گا۔ تو یہ ایک عجیب سی کیفیت ہے حد ہوتی ہے زبردستی کی، حد ہوتی ہے زور کی، لیکن یہ تمام حدود بجلی والوں نے پار کیے ہوئے ہیں۔ ایک جناب اسپیکر صاحب! ظلم کا یہ آپ دیکھ لیں کہ قلات سے بھی اگر ٹرانسفر مرکو خراب ہوتا ہے تو ایک store میں لایا جاتا ہے، سبی میں ٹرانسفر مرکو خراب ہوتا ہے تو بھی اُس کو ایک store میں لایا جاتا ہے، اپنیں میں خراب ہوتا ہے، مستونگ میں خراب ہوتا ہے۔ یہاں کے ٹرانسفر مرکو یہ بھی ہفتہ دس دن لگاتے ہیں لیکن اُدھر سے لانے میں کتنا خرچ ہوتا ہے پھر یہاں کتنے دن پڑا رہتا ہے پھر یہاں سے واپس لے جایا جاتا ہے۔ کیا نہیں ہو سکتا کہ شہر میں وہی پر repair store کا قائم کیا جائے تاکہ وہ لوگ بھی اس خواری سے اُن کی بھی جان چھوٹ جائے اور وہیں پر اُن کا ٹرانسفر مرکو repair بھی ہو جائے اور اُن تک پہنچ بھی جائے۔ تو اس سلسلے میں بھی جناب اسپیکر صاحب! آپ کی ایک clear ورنگ درکار ہے۔

جناب اسپیکر صاحب! اس وقت اس صوبے کو معاشی مشکلات کا سامنا ہے اس سلسلہ میں حکومتی سطح پر بھی approach کیا گیا ہے مرکز کو کہ فنڈ زدیے جائیں تاکہ لوگوں کا روزگار چل سکے وہاں سے یہ کہا جاتا ہے کہ جی ہم تنخوا ہوں کے پیسے بھی آپ کو نہیں دینے گے۔ تو بلوچستان کے ساتھ یہ رو یہ کیوں؟ میری گزارش ہو گی کہ اس سلسلے میں راست اقدم ہونا چاہیے اور جو بھی NFC award سے ہے یا جو بھی بلوچستان کا share ہے وہ اُس کو فوری طور پر دیا جائے۔ اب ہمیں schemes دی گئی ہیں یہ سارے میرے ساتھی میٹھے ہوئے ہیں ان اسکیموں کے دینے کا فائدہ کیا ہے ہم نے PSDP میں لوگوں کی آواز ڈال دی ہے جاہے حکومتی ارکان ہیں جاہے اپوزیشن کے ارکان ہیں لیکن وہاں

پر اگر پابندی لگ جائے اور مینے کتنے رہ گئے جناب اسپیکر صاحب! یہ جو چھے مہینے ہیں اس میں چار مہینے release سے جاتے ہیں دو مہینے تو بھاگ دوڑ میں ختم ہو جاتے ہیں تو یہ سارے کام ہے لوگوں کے تمام مسائل ہیں وہ جوں کے توں رہیں گے۔ ان کا کوئی مسئلہ حل نہیں ہوگا اور پھر یہ ہمارے ساتھ ظلم ہو رہا ہے ہمارے بلوچستان کے لوگوں کیسا تھا ظلم ہو رہا ہے اس لیے میری گزارش ہے آپ کے توسط سے میں مرکز کو بھی کہتا ہوں۔ ہمارے فناں منٹ اور فناں سیکرٹری بھی اسی سلسلے میں وہاں لگتے تھے۔ یہ بلوچستان کا فنڈ فوری طور پر اس کو جاری کیا جائے تاکہ یہاں جام جو چیزیں ہیں۔ پہلے تو ہم ایک جام سے بیزار تھے اب ہمارے قدم قدم پر ہڑ پیارٹمنٹ میں ہمارے تمام فنڈز جام ہو گئے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ یہ فنڈز ملے تاکہ معاملات آگے چلے۔ جناب اسپیکر صاحب! ایک طرف بارش کی تباہی نے بلوچستان کے ہر ضلع کو نقصان پہنچایا کہیں زیادہ کہیں کم۔ ہمارے ساتھ مذاق کیا گیا ہے ہمارے ساتھ فراڈ کیا گیا ہے تمام اضلاع میں سرکار کے لوگ آئے انہوں نے نقصانات کا تخمینہ لگایا اور نقصانات کا تخمینہ لگانے کے بعد reports وہاں بھجوادیں ان سے ہم پوچھتے ہیں کہ جی وہ تو مرکز سے جب آئے گا تو ملے گا۔ مرکز میں آپ جناب اسپیکر صاحب! آپ جانتے ہیں دُنیا نے یہاں فنڈ زدیے ہیں خاص کر بارش کی تباہی کا روایتی مسئلہ میں لیکن بلوچستان کو کم سے کم جہاں تک مجھے پتہ ہے ایک پائی بھی اُن ستم رسیدہ لوگوں کو نہیں ملا ہے جن کے گھر بہہ گئے ہیں، جن کے گھر کا سامان بہہ گیا ہے، جن کی casualties ہوئی ہیں اُن کے ساتھ کوئی ثابت رو یہ نہیں رکھا گیا ہے۔ آپ custodian House بلوچستان کے عوام کی آواز ہے اس لیے House بھی اس سلسلے میں اکٹھی ہو اور آپ جناب اس سلسلے میں ایک رونگ دے کہ اس حالت میں کیا ہونا چاہیے۔ ایک جناب اسپیکر صاحب! ایک انتہائی مشکل مسئلہ ہے ایک انتہائی غیر شادیزینی اور کچھی بیگ ہے، جناب اسپیکر صاحب! 1992ء میں اس زمین پر سرکار قبضہ کرنے کی کوشش کی اور چشمہ کے لوگوں کی زمینوں کو سرمایہ داروں اور نوابوں کو الٹ کیا گیا جناب اسپیکر صاحب۔ باقی تو صرف settle on زمین تھی لیکن چشمہ کے لوگوں کے زمینوں کو اونے پونے سرمایہ دار جو یہاں بڑے با اثر لوگ ہیں اُن کے نام وہ الٹ منٹ کی گئی۔ میں نے اس کے خلاف چونکہ میں اُس وقت کا بلوچستان اسمبلی کا اسپیکر تھا پی 4 ایک حلقة ہے جناب اسپیکر صاحب! جس میں سریاب بھی آتا تھا، جس میں شادیزینی، کچھی بیگ، کرانی اور اسی طرح اغمبرگ، نوحصار، چشمہ، ہننہ، اور سراغرگئی یہ سارے پی 4 میں شامل تھے مجھے اُن لوگوں کے لیے آواز بنتا تھا اور میں آواز بنا اُن لوگوں کا۔ اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہاں اس House نے ایک کمیٹی قائم کی کمیٹی قائم کرنے کے بعد فیصلہ یہ ہوا کہ جو کمیٹی کا فیصلہ ہوگا اُس کو approve کرے گا اور اُس کے بعد اس کو آگے proceed کیا جائے۔ تو میں اور میرے بھائی نواب محمد اسلم خان

رئیسانی صاحب اُس کمیٹی میں تھے ہم نے ایک فیصلہ کیا ہم نے یہ declear کر دیا کہ جوز مین 1878ء سے 1901ء تک سرکار کے نام ہے جناب اپیکر وہ تو سرکار کی زمین ہے۔ چاہے فیڈرل ہے چاہے provincial ہے۔ لیکن جوز مین سرکار کے نام پر نہیں ہے related land revenue act کا تقاضہ ہے کہ وہ مقامی جو اُس سے اقماں ہے یہاں کی زمینیں ہیں۔ تو ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ان تمام موضات میں سرکار کی کوئی زمین نہیں ہے۔ یہ ان قبائل کی زمین ہے جو ہزاروں سالوں سے یہاں بود و باش رکھتے ہیں ان کی زمینیں اگر settlement نہیں ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کو اپنے حق سے محروم کیا جائے۔ یہ ان کا حق بتا ہے ان کو دیا جائے تو جناب اُس struggle کی بنیاد پر چشمہ میں جوز مینیں اُس وقت 1992ء میں الٹ ہوئی تھیں یہ record اس کا ثبوت ہے کہ وہ cancel کی گئی وہ جتنی بھی allotments تھیں جن با اثر لوگوں کے نام وہ cancel تھیں وہ ساری ہو گئی。 جناب قائم مقام اپیکر: ملک صاحب! کل نہیں پرسوں SMBR کو طلب کیا ہے بلوچستان اسمبلی آپ ہم سب MPAs بیٹھ کر اس پر پھر بات کریں گے۔

قادِ حزب اختلاف: جناب! اس کو اس لیے یہ پوری اس کی history ہے اور پچھی history ہے۔ اُس کے باوجود بھی یہ۔

جناب قائم مقام اپیکر: بس جو آپ کے پاس ریکارڈ ہے تو kindly اُس دن اٹھا کر اس کو لا کیں۔
قادِ حزب اختلاف: ٹھیک ہے جی۔ اس میں میری گزارش ہے کہ بلوچستان کے یہ جتنے بھی معاملات ہیں ان کو سختی سے لیا جائے۔ اور جو بھی زیادتیاں ہوتی ہیں ان کا مدعا کیا جائے۔ بہت شکریہ جناب اپیکر صاحب۔
جناب قائم مقام اپیکر: شکریہ۔ جی آغا صاحب۔ آغا صاحب مختصر بات کر لیں پھر ایکنڈا کی طرف آتے ہیں۔
سید عزیز اللہ آغا: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اپیکر اس وقت پورے ملک میں سانحات کا دور دورہ ہے۔ پشاور اور کوہاٹ سے لے کر سبیلہ تک ہمیں پورے ملک میں جنازے ہی جنازے نے نظر آرہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ انسان خلق تا کمزور پیدا ہوا ہے۔ اور انسانی کمزوری کا اعتراف کر کے ہم ان مشکلات اور ان سانحات سے چھکارا حاصل نہیں کر سکتے۔ جناب اپیکر سبیلہ کے مقام پر جو حادثہ رونما ہوا یقیناً اخراج accident ہے لیکن چونکہ ہم بارہا اسی فلور پر یہ روٹ روپکے ہیں کہ بلوچستان میں ہمارے جو highways ہیں، ہمارے جو روڑ ہیں وہ اتنی خستہ حال ہیں اتنی

خستہ حالت میں آپ جتنی اچھی گاڑی اور جتنے اچھے تجربہ کا رڈ رائیور کو گاڑی drive کرنے کے لیے بھائیں شاید اسی طرح کے واقعات رونما ہوتے رہیں گے۔ تو ضرورت اس امر کی ہے کہ بلوچستان کے highways ان کی جو مندوش صورتحال ہے اُس پر فوری طور پر توجہ دی جائے۔ اور بلوچستان کی جتنی highways ہیں ان کو technically اس انداز میں پروان چڑھایا جائے کہ انسانی بساط کے مطابق اُس پر حادثات کم سے کم رونما ہوں۔ جناب اسپیکر! ہمیں ان شہداء کے لیے دعا مغفرت کے ساتھ ساتھ جو ان کے پسمندگان ہیں ظاہر بات ہے کہ ایک انسان کی قیمت اگر پوری دُنیا کو کیجا کیا جائے تو ایک انسان کی قیمت ہم ادا نہیں کر سکتے۔ لیکن میری گزارش ہو گئی حکومت سے کہ جتنے بھی خاندان متاثر ہوئے ہیں ان کے لیے مالی امداد کا اعلان کیا جائے اور آئندہ کے لیے ایسے حادثات کے تدارک کے لیے فوری طور پر عملی اقدامات اٹھائے جائیں۔ دوسری بات جناب اسپیکر! کوہاٹ کا سانحہ ہو جہاں ڈیم میں کشتمی ڈوبی ہے اور مدارس کے پھول جیسے پچ شہید ہوئے ہم ان کی درجات کی بلندی کے لیے دعا گو ہیں۔ اور پشاور میں پولیس لاکریز میں جو واقعہ رونما ہوا ہے وہاں جو شہادتیں ہوئی ہیں ہم ان شہیدوں کی بلندی درجات کے لیے دعا گو ہیں۔ لیکن سیکورٹی کا مسئلہ ہے ہم چونکہ ایسے حالات میں گزارا کر رہے ہیں کہ ہمارا دشمن پاکستان کا دشمن پاکستان کو مبینی آنکھوں سے دیکھنے والے لوگ وہ بیدار ہے وہ تاک میں بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کے امن اور سلامتی کو پاکستان کی سیکورٹی کو داؤ پر لگا کر ایسے حالات پیدا کیے جائیں کہ جس کے ذریعے پاکستان کی سلامتی کو تھہ و بالا کر کے وہ اپنے مذموم مقاصد کو پروان چڑھانا چاہتے ہیں۔ اس لیے اس آزربیجانی ایوان کے توسط سے میری گزارش ہو گئی کہ ہمیں جاگتے رہنا چاہیے۔ ہمیں اپنے دشمنوں پر کھڑی نگاہ رکھنی ہو گی۔ اور تمام حالات اور واقعات کو لمحوظ خاطر رکھتے ہوئے ایک ایسا سیکورٹی پلان بنایا جائے، ایک ایسے حالات پیدا کیے جائے کہ جس کے ذریعے سے ہم پاکستان کے شہریوں کو تحفظ فراہم کر سکے۔ اور پاکستان ایک پھلتا پھولتا ملک ثابت ہو اور یہاں جو کارروائیاں ہوتی ہیں تخریب کاری کے حوالے سے terrorism کے حوالے سے دہشت گردی کے حوالے سے ہم اُن کا منہ تھوڑ جواب دے سکے۔ اور ہم پوری دنیا کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں۔ کہ پاکستانی قوم یہ متحدوں ہے، پاکستانی قوم یہ دین سے محبت کرنے والی قوم ہے، پاکستانی قوم یہ پوری دنیا کے لیے امن اور سکون اور اطمینان کا پیغام دینے والی قوم ہے۔ اس لئے اس حوالے سے ہم اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے ان ذمہ داریوں کو لمحوظ خاطر رکھتے ہوئے ایسے حالات پیدا کریں جس سے بیکھنی کا مظاہرہ ہو اور ہمارا ملک ان خطرات سے مقابلہ کر سکے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ آغا صاحب۔

سید عزیز اللہ آغا: اور ہمارے خلاف جو سازشیں ہو رہی ہیں ہم اُن کا مقابلہ کر سکیں۔ آخر میں جناب اسپیکر! چونکہ یہاں بحران ہی بحران ہے آٹے کے حوالے سے گندم کے حوالے سے میں مختصر اعرض کرنا چاہوں گا۔ کہ یہاں لوگ بھوکے

مررہے ہیں لوگوں کو دو وقت کی سوکھی روئی نہیں مل رہی یہاں آٹے کا بحران یہاں گندم کا بحران یہاں خرد و نوش کی جواشیاء ہیں اس کی قلت اور کمی اور اب تو شنید میں آ رہا ہے کہ ہمارے پاس ماش والوں کا کوٹھ بھی ختم ہونے کو ہے۔ تو اس لیے ضرورت اس امر کی ہے اس میں شکنہ نہیں کہ ہمارے جو فوڈ منسٹر ہے زمرک خان صاحب انہوں نے ایک اچھا کردار ادا کیا ہے اس حوالے سے انہوں نے اپنی پوری کوشش کی ہے انہوں نگ تگ دو دلکی محنت کی اس بحران کو سینئے کے لئے۔ لیکن پھر بھی اس وقت لوگوں کو آٹے کے حوالے سے مشکلات کا سامنا ہیں اس حوالے سے میری تجویز ہوگی۔ کہ پورے صوبے میں ایسے point بنائے جائیں کہ جہاں غریب لوگوں کو دو دن کی روئی کے لئے آٹا سرکاری اور سنتے زخوں پر فراہم کیا جائے۔ بڑی مہربانی جناب اپیکر۔

جناب قائم مقام اپیکر: شکریہ آغا صاحب، ملک نعیم بازی صاحب آپ بات کرنا چاہ رہے تھے۔
ملک نعیم خان بازی (وزیرِ انسپورٹ): شکریہ اپیکر صاحب! سب سے پہلے تو یہ اصغر خان نے بات کی ہے اور نصر اللہ زیرے اور زہری صاحب نے۔ یہ کوچ کے حوالے سے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں تو سب سے پہلے یہ request کرتا ہوں اس floor سے چیف سینکڑی اور چیف منسٹر کو جو already allotment جو ہیں وہ revenue نے allotment دی تھی چیک پوٹھیں جو ہیں تو اسی کے لئے پیسہ بھی آیا ہوا ہے اور فورس بھی اور اس کا جو ہے منظوری دی جائے۔ تاکہ ہر ضلع میں چیک پوٹھیں ہونی چاہیں revenue نے بالکل زمین بھی allot کی تھی اُن چیک پوٹھوں کے لئے تاکہ یہ پوٹھیں بنیں ابھی آج سے اس floor کے حوالے سے تاکہ یہ ابھی کل سے جو ہے ان کا order کریں تاکہ ہر جگہ پر جو ہے پھر یہ چینگ بھی ہوگی speed جو اس میں کیمروں ہے وہاں وہ چینگ ہوگی کہ بھی آپ کس speed سے آپ لوگ جا رہے ہیں ان کی اپنی فورس ہے پوٹھیں ہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ میں سی ایم صاحب سے اور آپ بھی اسمبلی والے سارے ممبر بیٹھے ہوئے ہیں سب یہ جو ہے اُن پر وہ request کریں۔ جی ہاں اس کا جو ہے accident کے حوالے سے تو پہلا action ہم نے یہ لیا۔ کہ جوسواری ہے اور کوچ کے ڈبے اور جریکیں، تیل لیجانے پر بھی پابندی لگائی ہے۔ اور ہماری جو پوٹھوں کا جو یہ ہو جائے اور ہر جگہ اور ہر ضلع میں پھر یہ چینگ ہوگی تو پھر یہ accident نہیں ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ دوسری بات یہ ہے کہ NHA والوں کے خلاف سخت کارروائی ہوئی چاہیے ابھی تک چھ بل خراب ہو چکے ہیں ابھی تک نہیں بنائے ہیں ان کے خلاف FIR ہوئی چاہیے تاکہ یہ بنائیں تو accident تو اسی سے ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام اپیکر: شکریہ ملک نعیم بازی صاحب۔

وزیر انسپورٹ: ایک منٹ اپیکر صاحب! اور دوسرا ہمارے چشمہ اچوڑی میں جوز مین ہے ہمارے عزیزوں کا پتہ نہیں جمالی صاحب ہیں جمالی صاحب کے پیچھے کوئی اور ہوگا۔ یہ جو ہے ان کا اجلاس بلا یا جائے یہ منسون کیا جائے جس نے بھی allotment کی ہے۔

جناب قائم مقام اپیکر: اس کے پیچھے کون ہے؟ آپ کو کیا۔

وزیر انسپورٹ: جو بھی ہے شاید اس کے ساتھ اور جمالی صاحب پیچارے لوگ تو ایسا نہیں کر سکتے۔ اور جی ہاں اور تیسرے جو یہ NHA کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے اور تیسرا یہ گیس اور بجلی والا جو ہے انکی ایک میٹنگ بلا کی جائے۔ کیونکہ یہ علاقے میں نہ بجلی ہے نہ گیس ہے ان کا یہ مسئلہ حل کریں۔ مہربانی

جناب قائم مقام اپیکر: شکر یہ ملک نعیم بازی صاحب۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں؟

جناب سیکرٹری اسمبلی: سردار محمد صالح بھوتانی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے تاکہ قاصر ہیں گے۔

جناب قائم مقام اپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی

جناب سیکرٹری اسمبلی: انجیئر زمرک خان اچکزی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے تاکہ قاصر ہیں گے۔

جناب قائم مقام اپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی

جناب سیکرٹری اسمبلی: نواب ثناء اللہ زہری صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی

جناب سیکرٹری اسمبلی: ملک نصیر احمد شاہوی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی

جناب سیکرٹری اسمبلی: جناب قادر علی نائل صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے

جناب قائم مقام اپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی

جناب سیکرٹری اسمبلی: محترمہ ماہ جبین شیران صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت

منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی

جناب سیکرٹری اسمبلی: محترمہ مستورہ بی بی صاحبہ نے خجی مصروفیات کی بنا آج نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی

جناب سیکرٹری اسمبلی: محترمہ زینت شاہوںی صاحبہ نے خجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جناب اصغر علی صاحب آپ اپنی مذمتی قرارداد پیش کریں۔

جناب اصغر علی ترین: شکریہ جناب اسپیکر صاحب

ہرگاہ کہ یہ ایوان گزشتہ دنوں سویڈن میں نسل پرستوں اور انہا پسندوں کی جانب سے ہمارے مقدس کتاب قرآن پاک کو نذر آتش کرنے اور بے حرمتی کرنے کے مذموم اور گھناؤنے فعل کی پر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ اس قسم کی گھناؤنی حرکت دنیا بھر کے ڈیڑھارب مسلمانوں کے مذہبی جذبات پر حملہ کرنے کی مذموم سازش ہے اور اس سے دنیا کے تمام مسلمانوں اور مہذب انسانیت کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔ یہ وحشیانہ جرم بین المذاہب ہم آہنگی، سماجی امن اور مذہبی رواداری کو نقصان پہنچانے کی ایک دانتہ کوشش ہے۔

لہذا یہ ایوان ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ فوری طور پر سویڈن کے سفیر کو طلب کر کے قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف پاکستانی عوام کے دکھ، افسوس، اور انکے شدید احتجاج سے آگاہ اور قرآن پاک کی بے حرمتی کے مرتكب افراد کے خلاف فوری سخت ترین کارروائی کرنے کو لیقینی بنائیں۔ نیز یہ معاملہ اقوام متحده اور اونائی سی میں بھی اٹھائے تاکہ مستقبل میں اس قسم کی فتح فعل کی روک تھام کی بابت مستقل لائج عمل کیا جاسکے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: مذمتی قرارداد پیش ہوئی۔ اس کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

جناب اصغر علی ترین: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! سویڈن میں ایک افسوس ناک واقعہ پیش آیا ہے جس میں

ہمارے قرآن پاک کی بے حرمتی کی گئی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! اس طرح کے واقعات ماضی میں بھی ہوتے ہیں۔ اور

ہم نے اس پر تمام مسلمانوں نے تمام مسلمان ممالک نے اس پر بھر پورا احتجاج بھی کیا ہے۔ جناب اپیکر صاحب! ہر ملک میں، ہر طبق مذہب کے لوگ رہتے ہیں۔ لیکن ہر بندہ ایک دوسرے کے مذہب کا خیال رکھتا ہے۔ جناب اپیکر! اس واقعہ سے صرف پاکستان نہیں تمام امت مسلم، تمام مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہے۔ اور جناب اپیکر صاحب! اس واقعے کی ہم شدید الفاظ میں ندمت کرتے ہیں۔ اور اس کو اوا آئی سی اور اقوام متحده میں اٹھانا چاہیے۔ کہ یہ واقعات پاسی میں بھی ہوتے رہے ہیں اور ابھی حال ہی میں بھی یہ واقعہ ہوا ہے۔ جناب اپیکر صاحب! ہماری وفاقی حکومت موجود ہے، ہم وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ سویڈن کے سفیر کو بلاۓ اور اپنا احتجاج ریکارڈ کرے اور بلکہ یہ معاملہ وفاقی حکومت اُس انٹرنیشنل فورم پر اٹھائیں۔

جناب اپیکر صاحب! یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ ہماری مقدس کتاب قران پاک کی بے حرمتی کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے یہ تمام امت مسلم کی ذمہ داری ہے یہ وہ شخص جو کلمہ پڑھتا ہو جس نے اسلام قبول کیا ہو۔ جناب اپیکر صاحب! یہ ہر بندے پر لاگو ہے اس پر فرض ہے کہ وہ اس کے خلاف آواز اٹھائے ہو سطح پر اٹھائے ہو فرم پر اٹھائے۔ جناب اپیکر صاحب! تاکہ یہ ہماری آواز اس شخص تک پہنچے کہ اس ممالک تک پہنچ سکے، اس سویڈن تک پہنچ سکے جس نے یہ بے حرمتی کی ہے۔ جناب اپیکر صاحب! اس تک یہ آواز پہنچ سکے کہ اس سے ہماری دل آزاری ہوئی ہے۔ جناب اپیکر صاحب! ہم اپنی وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں درخواست کرتے ہیں کہ اس معاملے کو دبایا جائے اس کو اجاگر کیا جائے اس پر آواز اٹھائی جائے ہو فرم پر آواز اٹھائی جائے تاکہ مستقبل میں اس قسم کے واقعات سے بچا جاسکے۔ جناب اپیکر صاحب! یہ کوئی عام بات نہیں ہے جناب اپیکر صاحب! یہاں اس پاکستان میں ہمارے ساتھ اور بھی غیر مسلم رہتے ہیں لیکن وہ اپنے مذہب اپنے دین میں آزاد ہیں، ان کو یہ آزادی حاصل ہے ان کو یہاں حفاظت حاصل ہے دیکھے جناب اپیکر صاحب! ایک اپنے آپ کو سویڈن جو ایک ملک ہے جو اپنے آپ کو ایک باشمور ملک کہتا ہے جو اپنے آپ کو اس خطے میں اپنے آپ کو ایک طاقتور ملک کہتا ہے ایک سنجیدہ ملک کہتا ہے۔ جناب اپیکر صاحب! اس جیسے ملک میں اس طرح کے واقعات انہائی افسوس ہے میں اپنے نام ساتھیوں سے مطالبہ کرتا ہوں یہاں ہمارے ساتھ موجود ہے کہ اس پر بحث کی جائے اس کی ندمت کی جائے اور وفاقی حکومت سے رجوع کیا جائے جناب اپیکر صاحب! آپ request کرتا ہوں آپ کی chair سے request کرتا ہوں کہ آپ وفاقی حکومت کو باقاعدہ ایک letter لکھیں باقاعدہ یہاں سے ایک رونگ جائے جناب اپیکر صاحب! اس کو اوا آئی سی کی سطح پر اٹھایا جاسکے اقوام متحده میں اٹھایا جاسکے تاکہ آئندہ مستقبل میں اس کے واقعات نہ ہوں۔ شکریہ جناب اپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: قرارداد سے متعلق میرے خیال سے،

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا مدتی قرارداد منظور کی جائے؟

جناب قائم مقام اسپیکر: مدتی قرارداد منظور ہوئی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جناب خلیل جارج پاریمانی سیکرٹری آپ اپنی مدتی قرارداد پیش کریں۔

جناب خلیل جارج بھٹو (پاریمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور): شکریہ جناب اسپیکر صاحب!

ہرگاہ کہ بلوچستان اسمبلی کا یا ایوان گزینہ روز پولیس لائن پشاور میں دوران نماز ایک دخراش خودکش بم دھماکے جس کے نتیجے میں تقریباً 95 بے گناہ اور معصوم افراد شہید جبکہ 221 سے زائد افراد رُخْنی ہوئے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے چونکہ اسلام کے نام پر دوران نماز مساجد اور معصوم شہریوں پر حملہ ایک بدترین فعل ہے۔ پاکستانی عوام نے انتہا پسندوں کے بے بنیاد نظریے اور مذہب کی غلط تشریح کرنے والے عناصر کے اصلی چہروں کو پہچان لیا ہے ایسے بزدلانہ حملہ دہشت گردی کے خلاف ہمارے قومی عزم کمزور نہیں کر سکتے ہیں۔ بلوچستان کے عوام اس المناک خودکش بم حملے میں شہید اور رُخْنی ہونے والے افراد پر انتہائی معموم اور افسرده ہیں۔ لہذا یا ایوان شہداء کے لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ شہداء کے درجات کو بلند اور لواحقین کو صبر جمیل اور زخمیوں کو جلد صحت یابی عطا فرمائے۔ (آمین)

جناب قائم مقام اسپیکر: مدتی قرارداد پیش ہوئی۔ اسکی admissibility کی وضاحت فرمائیں۔

پاریمانی سیکرٹری برائے اقلیتی امور: جناب اسپیکر صاحب! 9/11 کے بعد اور آج دن تک دہشت گردی کا بالخصوص پاکستان اور بلوچستان پر گہرا اثر پڑا ہے۔ ان دہشت گردوں کا نہ کوئی مذہب ہے نہ انہوں نے مسجد کو چھوڑا ہے نہ انہوں نے امام بارگاہ کو چھوڑا ہے، نہ انہوں نے چرچ اور مندر کو چھوڑا ہے نہ انہوں نے دیگر عبادات اور عام شہری اور مال نہ دیگر جگہوں کو چھوڑا ہے۔ دہشت گردوں نے جو یہ افسوس ناک اور شرم ناک واقعہ جو پشاور مسجد میں ہوا ہے ہم اس کی پر زور مذمت کرتے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! مسجد ہو، مندر ہو، چرچ ہو، ہمارے لئے عبادات گاہ ہے ہماری مقدس جگہیں ہیں ان پر حملہ نہ صرف ہم مسلمانوں پر حملہ سمجھتے ہیں بلکہ ہم اپنے آپ پر یہ حملہ سمجھتے ہیں پاکستان پر یہ حملہ سمجھتے ہیں۔ حقیقی بھی جانیں ضائع ہوئی ہیں جناب اُن کوئیں پتے تھا کہ ہم اپنے خدا کی اپنے اللہ تعالیٰ کی عبادات کرنے جا رہے ہیں اور ہمیں وہاں ہی شہید کر دیا جائے گا۔ شہید کارتہ، بہت بڑا ہے اللہ تعالیٰ کی عبادات گاہ میں جو انہوں نے شہادت اپنے رب کے لئے دی ہے اُس کا مقام بہت بڑا ہے۔ لیکن مسلسل آپ جناب اسپیکر! آپ دیکھ رہے ہیں کہ بلوچستان اور پاکستان ایک دفعہ پھر دہشت گردی کی لیٹت میں آچکا ہے۔ ہم سب کو اپسے واقعات کے لئے نہ صرف وفاقی حکومت کو یا صوبائی حکومتوں

کو بلکہ ہم سب کوں کر صبراً و رحیل سے ان کا مقابلہ کرنا ہے وہ جس طرح دشمن چاہیے وہ ہمارے اندر سے دشمن ہو، یا باہر کا دشمن ہو جو وہ چاہتے ہیں کہ ہم پاکستان کو اور پاکستانی عوام کو کمزور کریں یا پاک افواج کو کمزور کریں یا پاکستانی حکومتوں کو کمزور کریں یا عوام کے اندر ایک خوف ایک ڈر پیدا کر دیں یا ان کی کم خیالی ہے۔ ہم دہشت گردوں کے ان عزم کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیں یا ایوان جو اس time پرے بلوچستان کی نمائندگی کر رہا ہے جناب اپیکر! یا ایوان صرف بلوچستان کی نہیں بلکہ پاکستان کے عام شہری حیثیت سے بھی ہمیں ان کا محاسبہ کرنا پڑے گا ہمیں اپنے لوگوں کو مضبوط کرنا پڑے گا ہمیں آپس کی دشمنیوں سے آپس کے بھگڑوں سے اپنے ملک کو political stability کی طرف لانا پڑے گا۔ یہ سب چیزیں اُسی وقت ہوتی ہیں جناب اپیکر صاحب! جب ملک میں instability پیدا ہوتی ہے۔ میں خدار اپنے وطن کے لیے جو سبز ہلائی پرچم ہے جو دنیا کا عظیم ترین پرچم ہے ہمیں پاکستان کی محبت سے جناب اپیکر! کوئی جدا نہیں کر سکتا۔ یہ پاکستان ہماری دھرتی ہے ہماری ماں ہے جو میرے بڑوں نے اس ملک پاکستان کے لئے قربانیاں دی جو میری ماں بہنوں کی عزتیں لوٹیں جو ہمارے لوگوں نے شہادتیں دیں ان کے چہروں کو سخن نہیں ہونے دیں گے۔ جناب اپیکر صاحب! یہ پہلا واقعہ نہیں ہے اسی پشاور میں ان لوگوں نے چرچ پر بھی حملہ کیا اور ادھر بھی سیکھوں لوگ شہید ہو گئے۔ اسی طرح ہم دوسرے صوبوں میں دیکھتے ہیں۔

لیکن جناب اپیکر صاحب! اب وقت بدل گیا ہے اب نہ 19 ویں دہائی ہے نہ بیسویں صدی کی ہم اکیسویں صدی میں قدم رکھ رہے ہیں۔ لہذا میری آپ سے ہاتھ جوڑ کر بنتی ہے اپنے political لوگوں سے چاہیے وہ جس angle میں بھی ہیں وہ آپس میں اتحاد پیدا کریں جمہوری عمل کو چلنے دیں تاکہ ملک میں سیاسی بحران پیدا نہیں ہو گا تو دشمن کو بھی موقع نہیں ملے گا ہمارا ہمسایہ ملک آنکھیں نکال کر ہماری طرف دیکھ رہا ہے کہ یہ ملک میں جس طرح instability پیدا ہو رہی ہے وہ اپنے عزم میں کامیاب ہونگے۔ لیکن فتح ہمیشہ اللہ اور اُس کے پیغمبروں کی ہے ہمارے جتنے بھی انبیاء کرام ہیں ہمارے لئے قابل عزت ہیں جتنی آسمانی اور الہامی کتابیں ہیں وہ ہمارے لئے قابل عزت ہیں ہم اُن کی تہہ دل سے عزت کرتے ہیں۔ ہم جتنے بھی لوگ ہیں ہمیں مل کر اس ملک کی آیاری کرنی ہے اس ملک کے لئے اگر ہماری جانوں کا نذر انہیں جس طرح لوگ دے رہے ہیں جناب اپیکر! آج وقت آگیا ہے کہ ہم میں صرف یہ مطالیہ کروں گا کہ اپنے ملک سے challenges کا مقابلہ کریں اور ملک کو ایک جگہ آنے دیں اور مل کر ختم کریں ایک دفعہ پھر اپنی طرف سے اور اپنی قوم کی طرف سے پاکستانی قوم کی طرف سے اُن کے لواحقین کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہوں اور دل دکھ سے بھرا ہے کہ ایسے واقعات جو انسان پیدا ہوتا ہے وہ صرف اللہ کی رہا اور اُس کی مرضی پر چلنا چاہیے۔ لیکن جو لوگ اللہ سے دور ہے جو لوگ خدا سے دور ہے وہ ایسے اقدام کرتے

ہیں جو شرمناک اور افسوسناک اقدام ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ جی نصراللہ خان زیرے صاحب قرارداد کی بیانی میں آپ رولنگ نہیں لے سکتے۔ جی

جناب نصراللہ خان زیرے: شکریہ جناب اسپیکر! یہ بڑی اہم قرارداد ہے۔ جناب اسپیکر میں اپنی تقریر کا آغاز جو اس واقعے سے متعلق ہے پشتو کے شعر سے شروع کروں گا۔

چ چفق په وینوسور دئی۔ ما زیگر په وینوسور دئی۔

پلولہ پشتو نخوا کہ ہر بشر په وینوسور دئی۔

او سه چاری دے وکڑے اے دہ دے وطن دشمنہ۔

چ ہم لر په وینوسور دئی۔ او ہم بر په وینوسور دئی۔

اے دہ عرش مالیکہ تورتہ کتھی سے زہ خونہ سم۔

معصومے فرشتے مری پیشاور په وینوسور دئی

جناب اسپیکر! جو واقعہ پشاور نجیب پختونخوا کا captial ہے وہ ماضی کا ایک ایسا تہذیب یافتہ شہر ہے جو کبھی افغانستان کا captial بھی رہا تھا اُس کی پولیس لائن میں جو المناک واقعہ ہوا ہے۔ جس میں تقریباً سو کے قریب معصوم اور بے گناہ لوگ شہید ہوئے اور دوسرے قریب لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ جناب اسپیکر! اس واقعے کی میں پشتو نخواہی عوامی پارٹی کی جانب سے اس کی میں بھر پور مذمت کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر! یہ واقعات کیونکر ہو رہے ہیں کس طرح ان دہشت گردوں کو لایا گیا اس کی ایک لمبی تاریخ ہے جو گزشتہ نصف صدی تک یہ پھیلی ہوئی ہے۔ جناب اسپیکر! یہ طریقہ کار جو اپنایا گیا جب افغانستان میں ایک stable حکومت تھی اُس stable حکومت کو ختم کر کے ہمارے ملک کے اداروں نے جا کر کے سرینا ہوٹل میں بڑے متکبر انداز میں وہاں چائے کی کپ پیا اور پھر مذاکرات شروع کیے گئے خود جناب سابق وزیر اعظم صاحب فرمار ہے ہیں کہ ہم نے اُن کے ساتھ مذاکرات شروع کیے وہ خود فرمار ہے ہیں کہ ہم نے کوئی چالیس ہزار لوگ وہاں سے لائے پانچ ہزار مسلح لوگ وہاں سے پولیسٹی جیل کابل سے رہا کر کے یہاں لائے گئے۔ اُن سے مذاکرات کیے گئے اُن کا demand تھا کہ ہمیں تمام فاٹا حوالے کیا جائے سو اس تک پہنچتے سو اس میں وین پر بچوں کے وین پر حملہ ہوا اور پھر فاٹا میں Ex tribune 22 نومبر 2021 کا یہ اخبار ہے انگریزی کا انہوں نے لکھا ہے Government release over Tribune کا یہ اخبار hundred TTP prisoners as good will juster

دہشت گرد جو بڑے بڑے واقعات میں ملوث تھے اُن کو باہر نکلا گیا اور جو افغانستان سے آئے ہزاروں کی تعداد میں پانچ

ہزاروہ لوگ جن کے پاس وہ جدید اسلحہ ہے رات کو اگر آپ نے ٹیلی ویژن پر بڑے بڑے سینئر دفائی تجویز نگاروں کے تجویز سینیں ہو نگے تو انہوں نے جو خوفناک منظر پیش کیا آنے والے وقت میں کس طرح یہ سرزی میں ان دہشت گردوں کے حوالے کی گئی۔ خدا را جو پالیسی چالیں، پچاس سال سے چل رہی ہے اُس پالیسی کو نہیں چھوڑا جا رہا ہے آج بھی افغانستان میں مسلح مداخلت اور جاریت کی وہی پالیسی ہے۔

جناب اسپیکر! کہا گیا کہ وہاں تواب دوستوں کی حکومت ہے پہلے تو کہا جا رہا تھا پتھر نہیں کس ملک کے اجنبیت ہیں آج تو آپ کے دوست وہاں بیٹھے ہوئے ہیں پھر اس قسم کے واقعات آپ نے ڈپورٹ ڈلان پر fencing تیار بچھائی پھر یہ دہشت گرد کہاں سے آگئے جنہوں نے اتنا بڑا واقعہ کیا جناب اسپیکر! مصیبت یہ ہے کہ جوراہ ایک یہاں ہماری جو امر حکمرانوں نے اپنائی تھی جنہوں نے ان کو تربیت دی ان دہشت گردوں کو وہاں بٹھائی اب افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہمارے بہت سارے وہ لیڈر جن کا بیانہ پچاس سال سے ایک الگ بیانہ تھا۔ جناب اسپیکر! میں کہوں گا کہ خدارا یہ جو مذاکرات کیے گئے اور جس کے نتیجے میں ان لوگوں کو لایا گیا اور وہ تمام علاقوں میں پہنچ گئے اب آپ کیا کریں گے اور اب تو صورتحال اتنی خراب ہے آپ کی معاشی حالت یہ ہے کہ آپ ڈیفالٹ کرنے جا رہے ہیں آپ کی سیاسی حالت یہ ہے اور آپ کی ملک کی امن و امان کی صورت حال اتنی خراب ہے یہ کہ اب کوئی بھی اس شہر اس میں ملک میں محفوظ نہیں ہے اس ملک میں عوام کے لیے اب تو نہ گیس ہے، نہ بجلی ہے، نہ پیسہ ہے، نہ آٹا ہے، اور اُپر سے دہشت گردی کے یہ واقعات ہو رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں جناب اسپیکر! ہمارے حکمرانوں کو جو سابق حکمران تھے جنہوں نے ان کے ساتھ مذاکرات شروع کئے اب وہ مان رہے ہیں کہ ہم نے غلطی کی ہم نے ان کو چھوڑا ہم نے ان کو open چھوڑ دیا اب وہ گلی گلی مملوں مملوں میں آگئے اب آپ کیا کریں گے اب آپ کے لیے کیا مصیبت آپ نے اپنے گلے میں لے لی ہیں اور وہ تو وہاں بیٹھے تھے جیل میں تھے آپ لوگوں نے رہا کر کے یہاں لائے ہیں اب کیا ہوگا میری گزارش یہ ہو گی کہ ہماری حکومت سویلین حکومت یہ ساری چیزیں اپنے ہاتھ میں لے لیں جو ریاستی ادارے اس میں involve ہیں جن کی غلطیوں کی وجہ سے جزل ضیاء کی فوجی امیریت سے لیکر جزل مشرف تک اور ابھی تک وہ خدارا ان پالیسیوں سے پچھے ہٹیں اور رسول حکمرانوں کو وہ دیدیں تاکہ یہ مزید ملک بتاہی کی طرف نہ جائے یہ ہونا کہ تباہیاں اب ہمارے گھروں تک پہنچی ہیں اگر یہ سوچا جا رہا ہے کہ پشاور میں یہ دھماکہ ہوا سو بندے مر گئے کوئی نہ میں ہوگا اور لا ہو را اسلام آباد محفوظ ہو گا تو یہ آپ تک پہنچے گے یہ بڑا مشہور مکالمہ ہوا ہے جب رحیم مندوخیل صاحب اور جزل نصیر اللہ با بر کے درمیان وہ کہہ رہے تھے نصیر اللہ با بر نے رحیم مندوخیل صاحب سے کہا کہ میرے بچے طالبان کابل کے دروازے پر پہنچ چکے ہیں اُس وقت اب کیا کرو گے۔ توریم مندوخیل صاحب نے کیا کہا تھا۔ جزل با بر تم نے صرف معاشرتی علوم پڑھا ہے افغانوں کی تاریخ نہیں پڑھی ہے کابل کے

دروازے پر جس نے بھی دستک دی ہے اُس کا ہاتھ جل گیا ہے۔ جزل بابرے کہا میرے بچے کابل جلا دیں گے رحیم مندو خیل نے کہا اپنے پاس لکھ لو کابل وہ کڑا ہی ہے جس میں باہر سے گرنے والی ہر چیز جل جاتی ہے لیکن کڑا ہی سلامت رہتی ہے اور ایک بات یاد رکھو تم لوگوں کو یہ پاگل پن ایک دن پاکستان کے معصوم عوام کو ایسی بربادی میں بٹلا کر دی گی کہ تمہارے یہ لاؤ لے تھیں ہی مار دیں گے یہ تھے وہ historical مکالمہ جو ہوا تھا جزل نصیر اللہ بابر، اور رحیم مندو خیل کے درمیان آج وہی ہو رہا ہے جن کو انہوں نے پالا تھا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ زیرے صاحب conclusion کی طرف آجائیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: اُن کے ہاتھوں ہم مر رہے ہیں اُن کے ہاتھوں اللہ پاک کا گھر اب یہاں ہمارے دوست نے ہم نے قرارداد پاس کی قران مجید کو سویڈن میں جایا گیا جس کی ہم نے مذمت کی اور کل کے مسجد میں تو کم از کم سینکڑوں قران مجید پڑئے ہوئے سینکڑوں مسجد میں پڑئے تھے کیا ان قران شریف کا کسی نے سوچا جو کل کے مسجد میں پیش امام سمیت اتنے لوگ لقماں جل بنے تو خدارا یہ پالیسیاں تبدیل کر دیں۔ اس ملک کو آگ اور خون میں موت جلا ہیں۔ اگر ٹھیک ہے پشوون جل رہے ہیں ہر جگہ اُن کی لیکن یہ آگ اسلام آباد اور لاہور ہمی پہنچ جائے گی آپ ہی پھر نہیں بچیں گے جب پشاور جلے گا کوئی جلے گا پھر آپ بھی نہیں پہنچ سکیں گے تو خدارا۔

قائم مقام اسپیکر: شکریہ نصر اللہ خان زیرے صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: اس پالیسی کو تبدیل کر دیں اور جو پالیسیاں بنے گی پارلیمنٹ خود مختیار ہو کر پارلیمنٹ بناے یہ ادارے اپنے ہاتھ پھینک لیں thank you Mr speaker.

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ زیرے صاحب، اللہ اس آگ سے پورے پاکستان کو بچائے۔ بالکل مختصر بات کریں جی۔

سید عزیز اللہ آغا: جناب اسپیکر! جو قرارداد خلیل جارج کی طرف سے آئی ہے اس میں شکنہیں کہ پولیس لائن مسجد میں ظلم ہوا ہے، اور بہت زیادہ ظلم ہوا ہے۔ دہشت گردی کی جو بھی صورت ہو جمیعت علماء اسلام اُس کی ہمیشہ بھرپور مخالف رہی ہے نہ صرف مخالفت بلکہ اگر ہم ماضی پر نظر دوڑائیں۔ تو خود ہمارے قائد محترم مفتخر اسلام رہبر ملت اسلامیہ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب پر تین چار بار خود کش حملے ہوئے ہیں۔ لیکن اس اڑیں افغانستان میں قائم ہونے والی وہاں کی حکومت طالبان کی حکومت افغانستان کے عوام کی نمائندہ حکومت اگر کوئی اُسے دہشت گردی کی ان واقعات کے اڑیں ٹارکٹ کرنا چاہتے ہیں، اُن پر نکتہ چینی کرنا چاہتے ہیں۔ تو میرے خیال میں یہ مناسب بات نہیں ہوگی۔ نصر اللہ زیرے صاحب میرے لیے انتہائی قابل احترام اُن کے خیالات اور اُن کے احساسات میں اُن کو اس لحاظ سے شاید میں بے جا قرار دوں۔ آپ

اگر افغانستان اور پاکستان کے موجودہ حالات پر نظر دوڑا میں اور آپ افغانستان میں طالبان کی جو منتخب حکومت ہے اس وقت آپ اُس کے کردار پر آپ ان کے character پر آپ ان کے رول پر اور پاکستان سے ان کی جو ہمسایہ کے طور پر جو تعلقات ہیں اگر آپ اُس پر نظر دوڑا میں تو با آسانی اس نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں۔ کہ آج تک افغانستان میں جتنی بھی حکومتیں بر سر اقتدار آئی ہیں وہ کبھی بھی پاکستان کی دوست حکومت نہیں رہیں۔ لیکن واحد طالبان کی حکومت ہے جس کا پاکستان کے ساتھ برادرانہ تعلقات بھی ہیں اور دوستانہ تعلقات بھی ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ افغانستان میں اور پاکستان میں اس لحاظ سے مماثلت ہے کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان میں امن ہو اگر ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان میں خوشحالی ہو اگر ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان میں ترقی ہو اگر ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان میں روزگار کے موقع ہوں۔ تو اُس کے لیے افغانستان میں امن ہونا یہ ضروری اور لازمی عمل ہے۔ جب تک افغانستان میں امن نہیں ہوگا، جب تک افغانستان کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا جائے گا، جب تک افغانستان کے طالبان کی حکومت کو بحیثیت ایک قومی اور ملی حکومت تسلیم نہیں کی جائیگی۔ میں سمجھتا ہوں شاید پوری دنیا ان واقعات کے حوالے سے مجرم ہے۔ افغانستان کی حکومت ایک نمائندہ حکومت ہے افغانستان کی حکومت وہ ایک ایسے انداز میں بر سر اقتدار آئی ہے کہ انہوں نے تقریباً 20 سال تک جدوجہد کی ہیں سال تک وہ امریکی اور نیٹو واستعمار کے خلاف لڑے ہیں سال تک انہوں نے اپنے سروں کا قربانی اور سروں کا نذر انہوں پیش کر کے بہت ساخون پیش کر کے افغانستان کی مٹی کی حفاظت کی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ افغانستان میں امریکی یلغار افغانستان میں نیٹو والے یہ شکست کھا کر اُس کے بعد طالبان کا بر سر اقتدار آنا حق بنتا ہے کہ افغانستان کے طالبان کی حکومت کو فوری طور پر تسلیم کیا جائے۔ آج دنیا کہتی ہے کہ طالبان خواتین کو تعلیم کے موقع فراہم نہیں کرتے ہیں یہ دعوی سراسر جھوٹ اور غلط ہے طالبان کا کہنا ہے کہ حالات اور ماحول کو بہتر بنایا جائے حالات کو ایک ایسے ادارے میں لاایا جائے جس کے ذریعہ سے جب ہماری بچیاں گھروں سے نکلے تو ان کی عزت محفوظ ہو، ان کی عصمت محفوظ ہو، ان کے تعلیمی ماحول محفوظ ہو، ان کے لیے ایسے حالات اور ایسے اسباب پیدا کیے جائیں جس کے ذریعہ سے وہ اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم عزت اور احترام کے ساتھ حاصل کر سکیں۔ لیکن دنیا افغانستان میں قائم ہونے والی حکومت کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں کیوں تیار نہیں کہ وہ جانتی ہے افغانستان میں طالبان کی صورت میں امن برپا ہو گیا ہے ایک زبردست مشالیں امن ہے افغانستان میں اور جہاں امن ہو گا وہاں ترقی ہو گی، وہاں پھر خوشحالی ہو گی، وہاں پھر روزگار ہو گا۔ آج آپ پاکستان کے روپ پر یہ کو دیکھ لیجئے آج افغانستان کے کرنی کو دیکھ لیجئے موازنہ کیجئے compare کیجئے اور پھر آئیں میدان میں ”داغز دامیدان“۔ لیکن جناب اپنیکر! خدارا ہم کہتے ہیں کہ دہشت گردی کا خاتمه ہو بالکل ہو جہاں بھی جس شکل میں دہشت گردی ہو گی جمعیت علماء اسلام بحیثیت ایک مذہبی اور سیاسی جماعت کے اُس کی بھرپور مذمت کرے گی، اور ہم نے ہر اول دستے کا

کردار دہشت گردی کے خاتمے کے لیے اپنے قائد محترم مولانا عبدالواسع صاحب کی قیادت میں ادا کی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہے۔۔۔

جناب قائم مقام اپیکر: شکریہ آغا صاحب

سید عزیز اللہ آغا: کہ اس اڑ میں افغانستان کے طالبان کی حکومت کو تہمت دی جائے اور ان پر اسلام تراشی کی جائے اُن کی حیثیت کو تسلیم نہ کیا جائے۔ لہذا جناب اپیکر! دہشت گردی کی جو بھی شکل ہے جہاں بھی ہے افغانستان میں ہے، پاکستان میں ہے، پشاور میں ہے، ڈی آئی خان میں ہے، بنوں میں ہے، کوئٹہ میں ہے، لاہور میں ہے، پشاور میں ہے، کراچی میں ہے، جہاں بھی دہشت گردی ہے جمیعت علماء اسلام اُس کی ندامت کرتی ہے لیکن جمیعت علماء اسلام سمجھتی ہے کہ آپ ایک ایسا ماحول بنائیں ایک ایسا سیکیورٹی پلان کو آپ ترجیح دیجئے جس کے ذریعے سے ہم اپنے سرحدوں کی بھی حفاظت کر سکیں ہم اپنی شہریوں کی بھی حفاظت کر سکیں اپنے لوگوں کی بھی حفاظت کر سکے یا امن بھی ہو یا چین بھی ہو یہاں سکون بھی ہو۔

جناب قائم مقام اپیکر: شکریہ سید عزیز اللہ آغا صاحب۔

سید عزیز اللہ آغا: جناب اپیکر! ہم ہمیشہ پاکستان کو ایک ترقی کرتا ہوا ملک دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم یہاں ترقی یافتہ ایک مہذب ملک دیکھنا چاہتے ہیں پاکستان کو لیکن اُس کے لیے ضروری ہوگا ہم اسلامی تعلیمات کو اپنائیں ہم اللہ کے قرآن کو اپنے اداروں میں جگہ دیں۔ ہم جمیعت علماء اسلام کے فلسفے کو اور اس کی منشور اور دستور کو جب تک اس ملک میں راجح نہیں کریں گے جب تک اس ملک میں اسلام کا نظام نہیں ہوگا، جب تک اس ملک میں آپ اسلام کو پلے پھولنے کا موقع نہیں دیں گے جب تک آپ کی سیاسی عدالتیں اور تعلیمی نظام۔۔۔

جناب قائم مقام اپیکر: آغا صاحب conclusion کی طرف آجائیں۔

سید عزیز اللہ آغا: اسلامی اصولوں کے مطابق نہیں ہوگا شاید یہ امن نہ آ سکے جمیعت علماء اسلام بحیثیت مذہبی اور سیاسی جماعت کے تمام لوگوں کو دعوت دیتی ہے کہ آئیں امن قائم کریں۔

جناب قائم مقام اپیکر: شکریہ آغا صاحب! آپ کا ٹائم زیادہ ہو گیا۔ جی ٹائمس جانسن بات کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اپیکر! میں point of self explanation speech میں تو مجھے موقع ملنا چاہیے جناب اپیکر! آغا صاحب نے جس طرح فرمایا کہ وہاں افغانستان میں ایک legitimate government ہے۔ پوری افغان سوسائٹی کا پشنون سوسائٹی کا یہاں سے لیکر کابل تک کم و بیش دس کروڑ لوگوں کی آبادی میں سے ان لوگوں کی فیصلہ ہی نہیں بتتی ہے۔ اگر فیصلہ کے حساب

سے لیا جائے تو وہ zero point zero percent بھی نہیں رہے تو کوئی نمائندہ حکومت وہاں موجود نہیں ہے۔ جناب اسپیکر! انسانی حقوق وہاں پامال ہے کوئی عدالتی نظام نہیں ہے میڈیا پر مکمل پابندی ہے بچیوں کی تعلیم پر مکمل پابندی ہے یا ایسا ہے جیسے کہ آپ دونوں گروپوں سے سورج چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں کیا یہ سارے تجزیے دنیا بھر کے لوگ یہ ریڈ یو ٹیلی ویژن یہ سو شل میڈیا لوگ نہیں دیکھ رہے ہیں سب لوگ دیکھ رہے ہیں کیوں یہاں اتنے ڈھنائی کے ساتھ ہم کوئی بات کریں جس کی کوئی سچائی نہیں ہو۔ جناب اسپیکر! کل کاعلامیہ پڑھیں جو موجود وہاں افغانستان میں لوگ ہیں ان کاعلامیہ پڑھیں پشاور کے مسجد میں بم دھماکے کے حوالے سے آپ کو پتہ چلے گا کہ ان کے اعلامیہ میں کیا ہے وہ پڑھیں صرف آغا صاحب وہ پڑھیں پھر ان کو پتہ چل جائے گا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب میرے خیال سے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: انہوں نے نہادت کی ہے اُس نے نہیں کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ایجادے کی طرف آتے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں پورا پڑھ چکا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ایجادے کی طرف آتے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: بنوں جرگہ جو پستونوں کا نمائندہ جرگہ تھا اُس میں just a minute انہوں نے بڑی آسانی سے جرگہ میں کہا تھا کہ افغانستان میں انسانی حقوق کی پامالی بند ہو، وہاں میڈیا آزاد ہو، وہاں وسیع اور بنیادی حکومت قائم ہو۔

جناب قائم مقام اسپیکر: order in the house دونوں صاحبان جو ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: آپ سنیں نہ مجھے پھر میں نے آپ کی تقریر میں کوئی خلل نہیں ڈالی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: order in the house آپ دونوں صاحبان جو ہیں تشریف رکھیں جی ٹائم آپ قرارداد پر بات کرنا چاہرے۔ ان دونوں صاحبان کے مائیک بند کر دیں دونوں صاحبان بیٹھ جائیں تشریف رکھیں جی کمھی شام لال دونوں صاحبان کے مائیک بند کر دیے گئے نئے ریکارڈ کا حصہ بننے گا جو بھی آگے جو بات کریں گے۔ جی کمھی شام لال۔

جناب کمھی شام لال: جناب اسپیکر! یہ جو پشاور مسجد میں بم دھماکا ہوا ہے جس میں اتنی بڑی جانیں ضائع ہوئی ہے بہت ہی افسوس ناک ہے ایک مذہبی لحاظ سے بھی آپ دیکھیں کہ ہمارا اسلامی ایک ملک ہے جس میں اس قسم کی حرکتیں نہ مسجد یہاں محفوظ ہے نہ مندر، نہ چرچ یہاں محفوظ ہے اتنی بڑی دہشت گردی ہو رہی ہے پہارے ملک کی پدنی ہے اور

ان چیزوں کو روکنا ہو گا بے مقصد بیچارے مجبور لوگ ایک عبادات میں اس طرح فل ہو جاتے ہیں ایک قسم کا فل کر کے ان کو شہید کیا جاتا ہے ہمارے ملک میں ایک بہت بڑا ظلم ہے۔ تو اس کو سنجیدگی سے لینا چاہیے اس قسم کی دہشت گردی کو روکنے کے لیے پورا مطلب ایک نظام ہو، جس کو وہ روکے ہم اس کی پروزور مذمت کرتے ہیں جو خلیل بھائی نے قرارداد پیش کی ہے اس کی مکمل حمایت کرتے ہیں کہ اس واقعے کو روکنا چاہیے۔ بہت بڑی مہربانی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ جی جانسن صاحب اس قرارداد پر بات کرنا چاہرے ہے ہیں۔ جی۔

جناب نائٹس جانسن: شکریہ اسپیکر صاحب! گز شنہ ایک سال پہلے جب افغانستان سے امریکہ نے کوچ کی اپنے ناکامی کے بعد تو میں نے 7 اگست کو کچھ بات چیت کی نمائندوں کے جو ہمارے معزز ممبرز ہے بات کرتے ہیں ان کو سنجیدہ نہیں لیا جاتا۔ میں چار سال سے جو بات کرتا ہوں ہر بات کو مذاق کی نظر اڑا دیا جاتا ہے۔ میری ایک بہن یہاں پیغمبھری ہے نمائندہ ہماری ساتھی شکیل نے کراچی روڈ پر بات کرنی چھوڑ دی ہے۔ اور قرارداد ہم منظور کرواتے ہیں اُس پر عمل نہیں کیا جاتا اور کون سی dustbin ہے جس میں سے ہم لوگ اپنی قرارداد جو منظور کرائی ہے چلے میں کر سچن ہوں میں اٹھا لیتا ہوں صفائی کر لیتا ہوں اُس کی کیونکہ جن کے گھر جو بہوئی ہے جن کے خاندان کے افراد گئے ہیں پشاور واقعے پر ان گھروں میں جو سوگ کا سماں ہے ہماری تقریروں سے اگر میں گھنٹہ بات بھی کروں تو انہیں تسلی نہیں ہوگی۔ اس لیے کہ جس گھر کا فرد مرتا ہے جو ماں اُسے پالتی ہے اپنے پیٹ میں نو مہینے رکھتی ہے اُس کو تکنیکی تکلیف ہوتی ہے اور جو اُس کی بیوی ہوتی ہے بیوی یا بہن ان گھروں سے پوچھیں جا کر کے اُن پر کیا گزر رہی ہے کوئی کہہ رہا ہے کہ جتنے بندے مر گئے ہیں مجھے افسوس میرے دو ساتھی آپس میں تکرار کر رہے تھے۔ میں نے جو باتیں کی ہے میں نے ایک مسیحا ہونے کے ناطے کہا تھا کہ امن کا پیغام دیا جائے شریعت پر صرف بکری ذبح کرنے سے امن نہیں ہوتا اونٹ ذبح کرنے سے امن نہیں ہوتا شریعت کو مکمل اس پر عمل کرنا چاہیے خدا کے دس حکموں کو مانیں کا ان میں کوئی نہیں مانتا یہاں تک کہ میں آج آپ کو بتانا چاہتا ہوں سینٹ مائیکل اسکول، گرام اسکول نام اسکول میں دس سے کم کلینڈر کی صورت میں لٹکے ہوتے تھے ہر بچے کو ہر بیٹی کو پتہ ہوتا تھا ہم نے ان کا نام پر عمل کرنا ہے کیا مسیح اموی نبی کی شریعت کو عمل نہیں کرتے کیا بائل مقدس کا وہ حصہ نہیں ہے کی کہوں کہ میں نے یہاں تک کہا کے میں اکیلا افغانستان جاتا ہوں امن کا جھنڈا لے کر ایک آدمی مارے گا ہزار سے زیادہ شہادتیں ہوں گی اور پھر جو بلوچ بھائیوں کے متعلق جو تفسیر چل رہے ہیں ٹی وی پر انہیں افسوس کی بات ہے یہ بھی حکم ہے اپنے ہمسایہ سے محبت کرو یہ محبت کی جاری ہی ہے۔ کہ ہمارے اگر کوئی بلوچ ناراض ہیں ان کے مسائل کو سنجیدگی سے کوئی سنتا نہیں ہے اسی طرح افغانستان کو کوئی سنجیدہ نہیں لیتا پڑوں ادھر ایران سے آئے نہیں حادثہ لسیلہ میں ہوتا کیوں کہ اُس کے اندر جو سمنگ پڑوں اور ڈریل ہوتا ہے نشے کی حالت میں جو ڈرائیور ہوتے ہیں گاڑی چلاتے ہیں سرج لائٹ بڑی بڑی ہوتی ہیں ہمارے پیچے

بھی جاتے ہیں کہ اپنی جاتے ہیں لوگوں کے بچے بھی جاتے ہیں۔ میں تو بچوں کو تلقین کرتا رہتا ہوں کہ صحیح کے دن کے وقت سفر کرنا۔ سوچو کہ ایک ٹائمس اڈھر جائے گا کوئی فرق نہیں پڑے گا کوئی مجھے عالمی ایوارڈ نہیں مل جائے گا۔ کیونکہ ایوارڈ تو ان کو ملتے ہیں جو خوش آمد کرتے ہیں۔ مرکز میں جو ایوارڈ زدیے جاتے ہیں کہ جی اس کی کارکردگی بہت اچھی ہوگی اس کو ایوارڈ دیا جا رہا ہے جو کارکردگی کی بنیاد پر دیتے ہیں تو چالیس، چالیس، پچاس، پچاس سال اس بلوچستان کی جنہوں نے خدمت کی ہے ان کا کوئی نام بھی نہیں لیتا۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ آپ تعلیم کو جو طریقے سے اسکالر شپ سسٹم کر کے چند بچوں کو پڑھانا چاہتے ہیں میں نے اسی اسمبلی میں کہا کہ عمران خان صاحب نے کہا تھا کہ تعلیم سب کے لیے ایکس ہو گی جب تعلیم ہو گی تو دہشت گردی نہیں ہو گی جب ایک انسان کو سیکھا ہو گا اپنے ماں باپ کے حکم کے مطابق چلے گا تو پھر کہیں بھی کسی غلط راستے پر نہیں جائے گا ہم تمام جو صحافی ہیں اس قرارداد کی میں مکمل حمایت کرتا ہوں بی این پی کی طرف سے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ مسٹر ٹائمس جی میڈم شاہینہ کا کڑ صاحب آپ نے بھی بات کرنی ہے۔

محترمہ شاہینہ کا کڑ: جی بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ سب سے پہلے میں کل پشاور مسجد میں تمام شہداء کو عقیدت پیش کرتی ہوں واقعہ کی شدید الغاظ میں مذمت کرتی ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب! جو واقعہ کل پشاور میں پیش آیا ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے آیا روز ہم جنازہ اٹھاتے رہتے ہیں تقریباً سو کے قریب زیادہ لوگ خودکش دھماکے میں شہید ہوئے ہیں اس سے پہلے ایک دن یہی کے مقام پر تقریباً چالیس سے زیادہ لوگ زندہ جل گئے ہیں انسانی جانوں کا ضائع ہونا روز بروز بڑھتا جا رہا ہے عوامی نیشنل پارٹی کے اکابرین نے امن کے لیے بے شمار قربانی دی ہے ہمیں چاہیے سیاست سے بالاتر ہو کر اس طرح کے واقعہ کے خلاف اٹھیں۔ یہ بزدلانہ عمل کے خلاف ایک ہونا ضروری ہے۔ جناب اسپیکر! آئے دن جو accident ہوتے ہیں اس کے لیے متعلقہ ٹرانسپورٹ کو انتظامیہ کو پابند کرنا ضروری ہے۔ آئندہ اس طرح کی ناخوٹگوار واقعہ رونما نہ ہو جائے۔ جناب اسپیکر صاحب! میں آخر میں ایک بار پھر پشاور میں جو واقعہ پیش آیا ہے اور خودکش دھماکا ہوا ہے۔ میں ایک بار پھر اپنی پارٹی کی طرف سے عوامی نیشنل پارٹی کی طرف سے اور اپنی طرف سے اس کی بھرپور مذمت کرتی ہوں شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ میڈم جی شکلیلہ نوید صاحبہ۔

محترمہ شکلیلہ نوید قاضی: thank you جناب اسپیکر! شکریہ آپ نے مجھے بات کرنے کی موقع دی اور جیسے کہ خلیل جارج صاحب آج یہ مذمتی قرارداد لے کے آئے ہیں میں اپنی پارٹی کی طرف سے اس کی حمایت کرتی ہوں کہ دہشت گردی چاہے کسی بھی صورت میں ہو ہمیں قبول نہیں۔ کیونکہ اب لاشیں اٹھاتے اٹھاتے میرے خیال میں ہم تھک گئے ہیں۔ خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے نصیب میں شاید یہ لکھا، لکھا ہوا تو میں نہیں کہہ سکتی شاید ہماری یا یہی ہے کہ

ہمارے لیے لکھ دی گئی ہے کہ ہماری یہ پانچ نہیں 6 فرض نماز ہوتی ہیں 5 تو ہماری فرض نماز ہوتی ہیں ایک فرض کے قریب جو نماز جنازہ ہے وہ ہماری ضرور ہوتی ہے جی باکل thank you عزیز اللہ صاحب جیسے یہ واقعہ ہوا ایک دم سے یعنی کوئی 95 کے قریب لوگ جو ہیں لقمہ اجل بن گئے وہ 95 لوگ صرف ---
(مغرب کی اذان)

جناب اپیکر! پشاور میں صرف یہ 95 لوگ نہیں بلکہ ان 95 لوگوں کے ساتھ جوان کی families ہیں ان کو مسلم کر لیں تو میری خیال ہے ساری زندگی کی جو محرومیاں ہیں وہ بچے ہیں چاہے بوڑھے ہیں ان کے نصیب کا حصہ بن گئے۔ اُس کے علاوہ 221 زخمیوں کی جن کی تعداد ہے ظاہر ہے وہ ایسے زخمی نہیں ہونگے جس طرح کا یہ دھماکا تھا وہ ساری زندگی محتاجی کا نہ وہ زندوں میں نہ وہ مردوں میں رہیں گے ان کی ایسی زندگی ہوگی تو میرے خیال سے یہ المیہ ہے کہ ہم ایک مسلم ملک میں رہتے ہوئے ہماری مساجد کو اپنے ہی لوگوں سے خطرہ جب ہو جائے تو اس میں جو ہماری policy makers ہیں ان اس چیز کو review کرنا چاہیے۔ کہ ہم اپنے گھر میں یا مساجد ہیں یا دوسرے جتنی بھی عبادت گاہیں دوسرے مذاہب کے کوئی کہیں بھی محفوظ نہیں ہیں۔ اس کے ساتھ ہی پچھلے دنوں جو واقعہ ہوا جناب اپیکر! اس فلور پر میں نے ہمیشہ لسیلہ واقعے کی میں بات کروں گی the killer highway جو کوئی ٹوکرا پی آٹھ سو چاپس کلو میٹر جس کو میں نے ہمیشہ the killer highway کا نام دیا ہے سالانہ آپ کے لوگ بیماریوں سے اتنے نہیں مرتے جتنے اس روڈ کے accident سے لقمہ اجل بن جاتے ہیں سالانہ 8000 کے قریب آپ کے لوگ اگر آپ statistics نکال لیں 8000 کے قریب آپ کے لوگ نہ اس روڈ پر مرتے ہیں لیکن آج تک کبھی ہم نے اس روڈ کو موڑوے highway بے زار ہے سب سے کم از کم اس کو اتنا بایا جائے کہ گاڑیاں آرام سے جائیں آپ کا ایک سنگل روڈ ہے جس پر آپ کی گاڑیاں سفر کرتی ہیں اور ہمیشہ لقمہ اجل آپ کے لوگ بنیں گے۔ ہم یہاں اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہم لوگوں کو یہ احساس ہو جانا چاہیے جب ہماری نسلیں ختم ہو گئی کیا تب جا کے ہم اس چیز کا احساس کریں گے ستر سال میں ریکوڈ ک ہم نے دی سیندک ہم نے دی سی پیک ہم نے دیا پورے پاکستان کو آپ چلا رہے ہیں۔ لیکن آپ کے بلوچستان کا صرف ایک route کا آپ کا سنگل روڈ ہے جو ہمیشہ جب بھی ہمارے گھر سے کوئی نکلتا ہے اُس کی خیبر لیتے رہتے ہیں کہ خدار اخیر خیریت سے اپنے منزل تک پہنچ جائے یعنی ہمارے ساتھ یہ ہو رہا ہے جناب اپیکر! روئیں تو کس بات پر۔ اب پچھلے دنوں بلوچستان کے جو سٹوڈنٹ ہیں جو بلوچ سٹوڈنٹ ہیں پنجاب یونیورسٹی میں جس طرح سے جانوروں کی طرح ان کو مارا جا رہا ہے آپ دیکھیں مجھے رات کو ان کی ماوں نے جو بچے وہاں پڑھ رہے ہیں ان کی ماوں نے فون کر کے مجھے کہا کہ خدار کوئی mechanism بنایا جائے کوئی پوچھئے کہ ہمارے بچے کس حالت میں ہیں۔ کم از کم ہم اسمبلی میں بیٹھے ہیں آپ

رولنگ دے سکتے ہیں آپ اس قرارداد کے بعد ایک رولنگ دیدیں ایک کمیٹی بنالیں جو بلوچستان کے بچے وہاں پڑھ رہے ہیں ان کو کم از کم as a student consider کیا جائے اس ملک کا باشندہ consider کیا جائے اُس کو یہ نہ کہا جائے کہ آپ موصیں چھوٹی کر دیں۔ بھی گارڈز کے through ان کے ساتھ زبردستی کیا جاتا ہے۔ بھی ٹیچرز کے ذریعے کیا جاتا ہے ہر طرح سے بلوچستان کے جو سٹوڈنٹس وہاں پڑھ رہے ہیں ان کے ساتھ غیر اخلاقی قانونی سلوک کیا جاتا ہے جب وہ کسی protest پر آتے ہیں تو ان پر نہ وہ گول دیتے ہیں ان پر ڈنڈا ماری بھی شروع ہے اُن کو arrest کیا جاتا ہے احتجاج کا بھی حق ہمارے بلوچستان کے بچوں کے پاس نہیں ہے۔ لہذا آپ یہاں سے ایک کمیٹی بنائیں ہماری نہیں بناتے ہماری یونیورسٹی سے کسی stakeholders کی آپ بنائیں جا کر وہاں بات کریں کہ پھر ہم بلوچستان والوں کے پاس زیرے جو بچے پہاڑ پر جاتے ہیں کھرہمارے پاس option کچھ نہیں جب ہم ساری نفرت اپنے دل میں سمیٹ لیتے ہیں تو ہمارے پاس سینڈر option کچھ رہتا نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر! میں اس فلور پر کہہ رہی ہوں ان تمام چیزوں کو لے کر جانے سے اس کے ذمہ دار ہم خود ہیں اور ان تمام چیزوں کو دیکھنا ہو گا چاہے پشاور کا واقع ہے کیا اس سے جو لوگ شہید ہوئے ہیں ان کے بچوں کے دلوں میں کیا۔ بھی محبت پیدا ہو سکتی ہے کبھی بھی نہیں کیا جو road accident میں مرتے ہیں کیا۔ بھی اُن کے دل میں محبت پیدا ہو سکتی ہے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جو ہمارے بلوچ سٹوڈنٹس ڈنڈے کھار ہے ہیں بیٹھ کر باہر بیجاناب یونیورسٹی میں یہ اسلام آباد کی یونیورسٹی میں فیصل آباد یونیورسٹیز میں یا بہاولپور میں کیا اُن کے دلوں میں ہم محبت پیدا کر سکتے ہیں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اب یہاں ہم بیٹھے اس اسمبلی میں ہم ہوتے ہوئے باور حیم یہاں آپ اسی اسمبلی کا ممبر ہے اُس کے گھر رات تین بجے ہی ڈی ٹی چھاپہ مارتا ہے اُس کے گھر سے بندے اٹھا لیتا ہے اور صبح چھوڑ دیتا ہے ہم نے غلطی سے اس کا اٹھایا ہے لیکن یہ ہے کہ آج تو میں تحریک استحقاق لا رہی تھی۔ لیکن مجھے کہا گیا کہ یہ سنگل اینڈ اے ہے آپ نہیں لاسکتے میں لانا چاہ رہی تھی تحریک استحقاق اُن کے لیے اُن کے گھر چھاپہ گیا اور باقاعدہ اُن کے بندوں کو اٹھایا گیا اُن کے PS کو تذمیل کیا گیا اور صبح آ کے چھوڑ دیا کہ ہم نے غلطی سے اٹھایا ہے۔ تو جہاں ہماری پالیسی ایسی ہو گئی اُس کو ہم نے review کرنا ہے اُس کو ہم نے دیکھا ہے ورنہ خدا رہما رے پاس سینڈر option کے علاوہ اور کچھ نہیں رہے گا۔ thank you

31/جنوری 2023ء (مباثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

36

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا نہ ممکن قرارداد کو منظور کیا جائے؟

جناب قائم مقام اسپیکر: نہ ممکن قرارداد منظور ہوئی۔

شکریہ اب میں گورنر کا حکم نامہ پڑھ کر سناتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:

Order

in exercise of the powers conferred on me by article 109(b)of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan 1973, I Mir Jan Muhammad Khan Jamali acting Governor Balochistan. hereby order that on conclusion of business the session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Tuesday, the 31st January,2023.

جناب قائم مقام اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک متوجی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 06:00 بجئ 25 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

